بزم آخر
یعنے
شہر دہلی کے آخیر بادشاہوں کا طریق معاشرت
جسمیں بطور مکالمہ ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کے زمانہ سے ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے ظاہر و مخفی برتاؤ، عادتیں، رسمیں، خانگی معاملات، طرز معاشرت، دربار اور سواری کے قاعدے، جشن اور نذروں کے قرینے، میلوں کے رنگ، تماشوں کے ڈھنگ، امروؤں میں جہاد کے قاعدے، زنانہ میلوں میں عورتوں کی بات چیت، مع تصاویر سواری و دربار و اسکے متعلق رسوم کا حال
مرتبہ منشی فیاض الدین صاحب مرحوم
سنہ ۱۹۳۰ء
خاکسار […] نے اپنی فرمایش سے
بار سوم
[…] برقی پریس دہلی […] چھپوا کر شائع کیا
قیمت مجلد عمہ
روساؤ امراء سے للعہ
والیان ملک سے عمہ
محصول ڈاک ذمہ
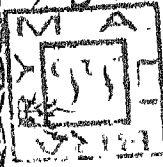
بزم آخر

یعنی

دہلی کے دو آخر بادشاہون کا طریق معاشرت

رباعی

صبح عشرت کی شام ہوتی ہے	بزم آخر تمام ہوتی ہے
ہان اجل آج آجوآتا ہے +	انجمن اختتام ہوتی ہے

یون تو خود ہی دنیا ایک عبرت نامہ ہے جو صبح و شام کی رنگ برنگی سے ہر وقت اور ہر روز زمانہ کا انقلاب دکھاتی رہتی ہے۔ لیکن بعض عبرتین ایسی بھی ہوتی ہین کہ اُن سے صاحب ہوش ہوش پکڑتے اور اپنی آیندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہین۔ نہین نہین بلکہ دنیوی واقعات کو کامل اور سچی پیشین گوئی تصور فرما کر اُسی سے ہونہار نتیجے نکالتے ہین چنانچہ جنکی طبیعتون مین خدائے تعالی نے یہ صلاحیت اور جوہر لطیف پیدا کیا ہے وہ کھیل مین سے بھی ایک نہ ایک کام کی بات حاصل کر لیتے ہین بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ۔

قطعہ

نگویند از سر بازیچہ حرفے	کزان پندے نگیرد صاحب ہوش
وگر صد باب حکمت پیش نادان	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

چونکہ بقا ذات باری کے واسطے مخصوص اور فنا ہمارے لئے
ہر دم موجود ہے اس لئے مناسب ہے کہ زمانہ کتاب انقلاب کے
جو جو ورق اُلٹتا جائے ہم اُس کی ایک ایک نقل اپنے عبرت اور
گزشتہ واقعات کی کیفیت معلوم کرنے کی غرض سے اپنے پاس
رکھتے جائیں تاکہ ہمیں زمانہ گزشتہ اور آئندہ سے ہر گھڑی ترقی وتنزل
کا سبق ملتا رہے اور ہم اپنے اس چند روزہ عروج پر حد سے
زیادہ نازاں نہوں - بلکہ اُن امور کی اصلاح میں کوشش کریں
جنھوں نے پچھلوں کو کہیں کا نہ رکھا اور اگلوں کے ساتھ بھی شاید
ویسا ہی سلوک کریں پس اس لحاظ سے اگر ہم شاہان دہلی کے دو
اخیر بادشاہوں کے طریق معاشرت کا ہو بہو وہ ذکر لکھ دیں
جس کے سننے کو ہماری آئندہ نسلوں کے کان ہمیشہ ترستے اور
آنکھیں دیکھنے کو پھڑکتی رہیں گی تو کچھ بیجا نہیں ان کی قوم کے واسطے
بھی ایک عمدہ اور دیرپا یادگار ہے - کیونکہ ابھی تک تو بعض بعض
اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور بزرگوں سے سننے والے آدمی موجود ہیں

پھر وہ کہاں اور ہم کہاں؟ کوئی دن کو یہ خواب و خیال ہو کر مٹ
جائے گا۔

لہذا مالکان مطبع ارمغان نے یہ کام منشی محمد فیض الدین صاحب
ملازم قدیم جناب والاخطاب صاحب عالم و عالمیان مرزا
محمد ہدایت افزا عرف مرزا الٰہی بخش صاحب مغفور و مبرور
شہزادہ دہلی کے جنھوں نے بچپن سے قلعہ معلیٰ میں ہوش
سنبھالا اور شہزادہ ممدوح کی خدمت میں رہ کر بہت کچھ
واقفیت پیدا کی تھی سپرد کیا اور خود بھی صرف کثیر کے
علاوہ ہر قسم کی مدد پہنچائی چنانچہ ایک عرصہ میں یہ سارا
سامان یعنی نقشہ سواری و دربار و نقول ہوا خوری وغیرہ جمع ہو کر
دہلی کی بزم آخر تیار ہوئی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ
مصنف مذکور نے مکالمہ کے طور پر سارا بیان لکھ کر ایک
ایسی پر اثر تصویر کھینچ دی ہے کہ جس سے ہر ایک پڑھنے والا
گویا اسی جگہ بیٹھا ہوا معلوم ہوتا۔ اور ایک ایک بات کو
اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے۔ اگر محل سرائے کا ذکر ہے تو
وہی بیگمات کی زبان موجود ہے اور جو دربار کا موقع ہے تو وہی
درباری گفتگو ہو رہی ہے۔

درحقیقت واقعات کا اس طرح پر بیان کرنا انہین کا حصہ ہے یا ہمارے صاحب عالم بہادر مرزا سلیمان شاہ صاحب بہادر دام اقبالہ واجلالہ یادگار حضور مغفور کی ذرہ ربائی کا تصدق۔

اس اخیر بزم مین حضرت ابونصر معین الدین اکبر شاہ ثانی کے زمانے سے لیکر ابوظفر سراج الدین محمد

بہادر شاہ

اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے کل برتاؤ۔ عادتین رسمین۔ خانگی معاملات۔ دربار اور سواری کے قاعدے جشن اور نذر دن کے قرینے۔ زنانہ اور مردانہ میلون کے رنگ۔ تماشون کے ڈھنگ۔ تخت نشینی اور مرنے کی کیفیت وغیرہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہے۔ چنانچہ مضامین ذیل سے ان کل باتون کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

یہ کتاب مصنف نے ہندوستان کے نامی رئیسون خاندانی اور شریف لوگون کے کتب خانون مین رکھے جانے کی غرض سے نہایت عمدہ کمال صحت سے چھپائی ہے۔ اس لئے تمام اہل مطالع کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اس کے چھاپنے یا دوسری طرز پر کر لینے کی

جرأت نہ فرمائین ورنہ حکام وقت کی تکلیف دہی اور اپنی سرگردانی کا آپ سبب ہون گے فقط۔

المشتہر

مہتمم مطبع [illegible] دہلی [illegible] ۱۸۸۹ء

فہرست مضامین بزم آخر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل سیروا فی الارض ثم انظروا

اللہ اکبر

چمن سے تخت پر جس دن شہِ گل کا تجمل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
خزان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن مین	بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال ۔

رات

دیکھو! بادشاہ محل مین حکم فرماتے ہین چپتی والیان چپی کر رہی ہین باہر قصہ خوان میٹھا داستان کہہ رہا ہے - ڈیوڑھیان مابین اندر حبشنیان (قوم ولایت) - ترکنیان (قوم ولایت) - قلماقنیان (قوم ولایت) پہرے دے رہی ہین - باہر حبشی قلار (عہدہ) - دربان - مردھے (سردار پیادہ) - پیادے - سپاہی پہرے چوکی سے ہوشیار ہین نواب چار گھڑی رات باقی رہی - وہ بادشاہی توپ صبح کی دن سے چلی

صبح

چلمچی آفتابے والیون نے زیرانداز بچھا چلمچی آفتابہ لگایا - رومال
خانے والیان - رومال - پاؤن پاک - بینی پاک لئے کھڑی
ہین - بادشاہ بیدار ہوئے - سب نے مجرا کیا مبارک با
دی - طشت چوکی پر گئے - پھر وضو کیا - نماز پڑھی وظیفہ
پڑھا - اتنے مین توشہ خانے والیان کمخاب کا دست بقچہ
لے کر حاضر ہوئین - پوشاک بدلی - دیکھو تو چنبیلی کیسے
ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے -

جہان پناہ! حکیم جی حاضر ہین - حکم ہوا ہون! یعنی بلاؤ - ایلو
وہ پردہ ہوگیا - آگے آگے جسولنی پیچھے پیچھے حکیم جی منہ پر رومال
ڈالے چلے آتے ہین - مجرا کیا - نبض دیکھی - رخصت ہوئے دواخانے
مین سے تبرید کمخاب کے گٹنے مین کسی ہوئی - اوپر مہر لگی ہوئی
آئی - دواخانے والی نے سامنے مہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی -
ٹھنڈے خانے والیون نے ٹھنڈہ تازہ کر کے چوکی زیرانداز
بچھا - چاندی کے تاش مین لگا دیا - کٹوری تیار کر ٹھنڈے
پر رکھ دی - بادشاہ نے ٹھنڈا نوش کیا محل کی سواری کا حکم دیا

محل کی سواری

کہاریاں ہوادار لائیں۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ دیکھو اردابیگنیاں
مردوں کے کپڑے پہنے۔ سر پہ پگڑی۔ کمر میں دوپٹے باندھے۔ جریب
ہاتھ میں لئے ہوئے۔ اور حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں جریب
پکڑے تخت کے ساتھ ساتھ ہیں۔ خواجہ سرا مورچھل کرتے جاتے
ہیں۔ جسولنیاں آگے آگے ہاتھ میں جریب لئے پکارتی جاتی ہیں
خبردار ہو۔ خبردار ہو۔ درگاہ میں سواری آئی۔ سلام کیا۔ فاتحہ
پڑھی۔ لو اب سواری پھر آئی۔ بیٹھک میں داخل ہوئی۔
بادشاہ تکیہ پر بیٹھے۔ ملکہ دوران اپنی مسند پر۔ اور سب بیویاں
(پھولدار تکیہ) (بادشاہ کی معزز بیوی)
حرمیں اپنے اپنے درجے سے داہنی طرف بیٹھیں۔ شاہزادے شاہزادیاں
اور بیگمات بائیں طرف بیٹھیں۔ جسولنیاں خواجے باہر کی عرض و
معروض بادشاہ سے کر رہی ہیں۔ حکم احکام جاری ہو رہے ہیں عرضیاں
دستخط ہو رہی ہیں۔ لو اب دوپہر دن چڑھا۔ خاصے کی داروغہ نے
عرض کیا۔ کہ آج خاصے کو کیا حکم ہے؟ حکم ہوا اچھا جسولنی سے
خاصے والیوں کو کہلا دو۔ کہ چوغا خاصہ آلو گوشت کا تیار کریں۔

---

(۱) کلیوں سے لکڑی کا کٹہرا کرتے تھے اسپر میں پردہ ڈالتے تھے۔

خاصہ

کہاریاں۔ کشمیرنین دوڑین۔ دیکھو اہنڈ کلیا۔ چھوٹے خاصے
بڑے خاصے کے خوان سر پر لئے چلی آتی ہین۔ خوانون کا تار لگ
رہا ہے۔ ایلوا خاصے والیون نے پہلے ایک سات گز لمبا تین
گز چکلا چمڑا بچھایا اوپر سفید دسترخوان بچھایا۔ بیچون بیچ مین دو گز
لمبی ڈیڑھ گز چکلی۔ چھ گرہ اونچی چوکی لگی۔ اس پر بھی پہلے چمڑا پھر
دسترخوان بچھا۔ خاص خوراک کے خوان مہر لگے ہوئے چوکی پر لگا
خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی اس پر بادشاہ خاصہ کھائینگے
باقی دسترخوان پر بیگماتین۔ شاہزادے شاہزادیان کھانا کھائینگی۔ لو اب کھانا چنا جاتا ہے۔

کھانون کے نام

چپاتیان۔ پھلکے۔ پراٹھے۔ روغنی روٹی۔ بری روٹی۔ بیسنی روٹی
(پتلی روٹی) (چھوٹی روٹی) (دال بھری ہوئی)
خمیری روٹی۔ نان۔ شیرمال۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ کلچہ۔ باقرخانی
تنوری روٹی۔ بادام کی روٹی۔ پستے کی روٹی۔ چاول کی روٹی۔ گاجر
کی روٹی۔ مصری کی روٹی۔ نان پنبہ (دہلی)۔ نان گلزار (ولایتی)۔ نان قماش (ولایتی)

نان تنکی ۔ بادام کی نان خطائی ۔ پستے کی نان خطائی ۔ چھوارے کی نان خطائی
چپلی ۔ ٹھیری ۔ روٹی
یخنی پلاؤ ۔ موتی پلاؤ ۔ نور محلی پلاؤ ۔ نکتی پلاؤ ۔ فالسائی پلاؤ ۔ آبی پلاؤ
ایجاد نور جہان
سنہری پلاؤ ۔ روپہلی پلاؤ ۔ مزعفر پلاؤ ۔ انناس پلاؤ ۔ کوفتہ پلاؤ ۔ بریانی
پلاؤ ۔ چلاؤ ۔ ساسے بکرے کا پلاؤ ۔ بونٹ پلاؤ ۔ شولہ ۔ کھچڑی
کشمش پلاؤ ۔ نرگسی پلاؤ ۔ زمردی پلاؤ ۔ لال پلاؤ ۔ مزعفر پلاؤ ۔ ڈبولی
طاہری ۔ تنجن ۔ زردہ ۔ مزعفر ۔ سونیان ۔ من و سلوی ۔ فرنی ۔ کھیر
بادام کی کھیر ۔ کدو کی کھیر ۔ گاجر کی کھیر ۔ کنگنی کی کھیر ۔ یاقوتی ۔ نمش ۔ دودھ
کا دلمہ ۔ بادام کا دلمہ ۔ سموسے سلونے میٹھے ۔ شاخین کھیلے قتلمے
قورمہ ۔ قلیہ ۔ دو پیازہ ۔ ہرن کا قورمہ ۔ مرغ کا قورمہ ۔ چنپلی ۔ بورانی
رائتا ۔ کھیرے کی دوغ ۔ ککڑی کی دوغ ۔ پنیر کی چٹنی ۔ سمنی ۔ آش
وڑی بڑے ۔ بینگن کا بھرتا ۔ آلو کا بھرتا ۔ چنے کی دال کا بھرتا ۔ آلو
کا دلمہ ۔ بینگن کا دلمہ ۔ کریلوں کا دلمہ ۔ بادشاہ پسند کریلے
بادشاہ پسند دال ۔ سیخ کے کباب ۔ شامی کباب ۔ گولیوں کے
کباب ۔ تیتر کے کباب ۔ بٹیر کے کباب ۔ نکتی کباب ۔ خطائی کباب ۔ لوز اس کے
کباب ۔ خطائی کباب ۔ حسینی کباب ۔ روٹی کا حلوا ۔ گاجر کا حلوا
کدو کا حلوا ۔ ملائی کا حلوا ۔ بادام کا حلوا ۔ پستے کا حلوا ۔ انگور
کا حلوا ۔ آم کا مربا ۔ سیب کا مربا ۔ بہی کا مربا ۔ ترنج کا

مرّبا۔ کریلے کا مرّبا۔ رنگترے کا مرّبا۔ بہی کا مرّبا۔ اناناس کا مرّبا
کٹہل کا مرّبا۔ بادام کا مرّبا۔ گگروندے کا مرّبا۔ بانس کا مرّبا
اِن سب قسمون کے اچار۔ اور کچرے کا اچار بھی۔ بادام کے
نقل۔ پستے کے نقل۔ خشخاش کے نقل۔ سونف کے نقل
مٹھائی کے رنگترے۔ شریفے۔ امرود۔ جامنین۔ انار وغیرہ
اپنے اپنے موسم مین۔ اور گیہون کی بالین مٹھائی کی بنی ہوئین
حلوا سوہن گری کا۔ پپڑی کا گوندے کا۔ حبشی۔ لڈو موتی چور
کے۔ مونگ کے۔ بادام کے پستے کے ملائی کے۔ لوزات مونگ
کی۔ دودہ کی۔ پستے کی۔ بادام کی۔ جامن کی۔ رنگترے کی فالسے
کی۔ پیٹھے کی مٹھائی۔ پستہ مغزی۔ امرتی۔ جلیبی۔ برفی۔ پینٹھی
قلاقند۔ موتی پاک۔ دربہشت۔ بادشاہی۔ اندرسے کی گولیان
اندرسے وغیرہ۔ یہ سب چیزین قابون طشتریون رکابیون
پیالون۔ پیالیون مین قرینے قرینے سے چنی گئین۔ بیچ بیچ مین
سفلدان رکھدیے۔ اور پر نعمت خانہ کھڑا کردیا۔ کہیان پہ دسترخوان
پر ڈالدین۔ مشک۔ زعفران۔ کیوڑے کی بو سے تمام
مکان مہک رہا ہے۔ چاندی کے ورقون سے دسترخوان
جگمگا رہا ہے۔ سلفچی۔ آفتابہ۔ بیسندانی۔ چنبیلی کی کھلی۔ صندل کی

ٹکیون کی ڈبیان - ایک طرف زیرانداز پیکی رومال - زانو پوش
دست پاک - بینی پاک - ایک طرف رومال خانے والیان ہاتھون
مین لیے کھڑی ہین جسولنی نے عرض کیا - حضور خاصہ تیار ہے
بادشاہ اپنی تپائی پرچوکی کے سامنے آن کر بیٹھے - داہین
طرف ملکہ دوران - اور بیگماتین - بائین طرف شاہزادے
شاہزادیان بیٹھین - رومال خانے والیون نے زانو پوش
گھٹنون پر ڈال دیئے - دست پاک آگے رکھ دیئے - خاصے
کی داروغہ نے خاص خوراک کی مہر توڑ خاصہ کھانا شروع کیا
دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھا رہے ہین بیگماتین
شاہزادے - شاہزادیان - سب ادب سے بیٹھی نیچی
نگاہ سے کھانا کھا رہی ہین - جس کو بادشاہ اپنے ہاتھ سے
الش مرحمت فرماتے ہین کیا - مروقد کھڑے ہو کر آداب بجا کر لیتا ہے -
ایلو اب بادشاہ خاصہ کھا چکے دعا مانگی پہلے بیسن پھر کھلی
اور صندل کی ٹکیون سے ہاتھ دھوئے - دسترخوان بڑھایا پلنگ
خانے والیون نے جھٹ پٹ پلنگ بچھا بچھونا - اوقچہ - گدیہ چادر
کس کسا تکیے گل تکیے لگا تکیہ پوش ڈال - دولائی - چادرہ سرانی
پائنتی لگا - پلنگ آراستہ کیا - بادشاہ خوابگاہ مین

آئے۔ پلنگ پر بیٹھے۔ بھنڈا نوش کیا۔ گھنٹہ بھر بعد آب حیات مانگا۔ آبدار خانے کی داروغہ نے گنگا کا پانی جو صراحیون مین بھرا برف مین لگا ہوا ہے۔ جھٹ ایک توڑ کی صراحی نکال پھر لگا کمبلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالہ کیا۔ اُس نے بادشاہ کے سامنے پھر توڑ۔ چاندی کے ظرف مین نکال۔ بادشاہ کو پلایا دیکھو اپیتے وقت سب کھڑے ہو گئے۔ جب پی چکے تو سب نے دو مزید حیات اا کہا۔ مجرا کیا ایلو وہ دو پہر بجی۔ بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے۔ خوابگاہ کے پردے چھٹ گئے چپّی والیان چپی پر آبیٹھین۔ دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہو گئی کیا مجال کوئی ہون تو کر سکے۔

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہگیا۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ وضو کیا ظہر کی نماز وظیفہ پڑھ کے۔ لوگون کی عرض و معروض سُنی کچھ بات چیت کی۔ اتنے مین عصر کا وقت آ گیا۔ عصر کی نماز۔ وظیفہ پڑھا دو گھڑی دن رہ گیا جسولنی نے عرض کیا۔ دو جہان پناہ! حضرت ظلِ اللہ بوزک سار کا جاضر ہے!! حکم ہوا رخصت۔ پھر دو کہنین آ بیٹھے جسولنی نے آواز دی

دن کے بارہ بجے ۱۲

خبردار ہو! سپاہیوں نے سلامی اتاری۔ امیر امرا جھروکون کے نیچے اکھڑے ہوئے۔ مغرب کی اذان ہوئی۔ بادشاہ کھڑے ہو گئے مغرب کی نماز۔ وظیفہ پڑھا۔ جھروکون کے نیچے۔ اور جہان جہان سپاہیون کے پہرے ہین دیدبان بجنے لگین۔ نقارخانے مین نوبت بجنی شروع ہوئی۔

شام کے وقت سپاہی باجا بجاتے تھے ۱۲

رات ہوئی

مشعلچیون نے روشنی کی تیاری کی جھاڑ۔ فانوس۔ فتیل سوز[1] ایک شاخی دو شاخی۔ سہ شاخی۔ پنج شاخی۔ پیچبان۔ مشعل۔ لالٹینین۔ روشن ہوئین چار گھڑی رات آئی۔ لو وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری بجتی ہوئی مشعل ساتھ۔ دیوان عام۔ دیوان خاص مین سے ہو کر جھروکون کے نیچے آیا۔ عشا کا وقت آیا۔ نماز وظیفے سے فارغ ہوئے ناچ گانے کی تیاری ہوئی۔ تان رس خان چوکی کے طائفے حاضر ہوئے۔ ناچ ہونے لگا الو سازندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ۔ سارنگی۔ تال کی جوڑی بجا رہے ہین۔ ناچنے والی بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے۔ ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی۔ دھمائین۔ پھر اسی طرح خاصے کی تیاری ہوئی۔ خاصہ کھایا۔ ٹھنڈا نوش کیا۔ دو گھنٹہ بھر پیچھے آب حیات

[1] پیچ فتیلہ سوز ۱۲

مانگا۔ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ آرام فرمایا چھپی۔ کی۔ داستان ہونے لگی۔ جشنیان۔ ترکنیان۔ قلماقنیان پلنگ کے پہرے پر آموجود ہوئین۔ ڈیوڑھیان مامور ہوگئین۔ حبشی۔ قلار دربان۔ مردھے پیادے سپاہی ڈیوڑھیون پر اپنی اپنی چوکی پہرے پر کھڑے ہو گئے۔ حکیم۔ طبیب خواص اپنی چوکی مین حاضر ہوئے۔ صبح ہوئی۔ نماز۔ وظیفہ سے فارغ ہو سواری کا حکم دیا۔

روزمرّہ کی سواری

دیکھو! بادشاہ ہواخوری کو سوار ہوتے ہین۔ سواری تیار ہے بادشاہ برآمد ہوئے۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون نے جواب دیا۔ اللہ و رسول خبردار ہے۔ سب نے مجرا کیا چوبدار پکارا۔ کرو مجرا جہان پناہ بادشاہ سلامت۔ کہار ہوادار لائے۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ چرن بردار نے۔ باناتی زیرانداز مین چرن لپیٹ بغل مین مارے۔ دو خواص تخت روان کے دونون طرف مورچھل لے کر ساتھ ہوئے۔ اور خواص۔ گشتی دستبقچہ۔ رومال۔ بینی پاک۔ اگالدان اور ضرورت کی چیزین لے کر چلے۔ بھنڈے بردار بھنڈا لے تخت روان کے

ہرا ہرا گیا۔ جھنڈے کا پیچ بادشاہ نے ہاتھ مین لے لیا ایک
ٹوکرے مین آب حیات کی صراحیان برف مین لگی ہوئین۔ ایک طرف
آگ کی انگیٹھی۔ کوئلون کے گل۔ جھلسہ۔ تمباکو کہار بہنگی مین لئے
ساتھ ساتھ ہے۔ گھڑیالی ریت کی گھڑی۔ گھڑیال ہاتھ مین لٹکا ئے
گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے۔ امیر امرا تخت کا پایا پکڑے اپنے
اپنے رتبے سے چلے جاتے ہین۔ کہار پنکھا آفتابی لئے حبشی تاتار
چاندی کے شیر دہان سونٹے۔ لال لال انگرکھے دار لکڑیان ہاتھون
مین لئے گرد و پیش تخت روان کے چلے جاتے ہین۔ نقیب چوبدار
سونے روپے کے عصا ہاتھون مین لئے آگے آگے پکارتے جاتے
ہین۔ بڑھے جاؤ صاحب۔ بڑھاؤ قدم کو جابجا ہے جہان پناہ
بادشاہ سلامت۔ خاص بردار ڈھالیتون کو دیکھو! لال لال بانات
کے انگرکھے پہنے۔ کالی پگڑیان۔ دوپٹے سر باندھے لال بانات
کے غلاف بندوقون پر چڑھے ہوئے۔ کندھون پر دھرے ڈھالیت
پیٹھ پر ڈھال کمر مین تلوار۔ لگائے اُن کے آگے کرکیٹ کڑکا کہتے
اُن کے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے۔ روئی مخمل
کے غاشیے کا چوبی کام کے پڑے۔ سر پر کلغیان چھم چھم کرتے
چلے جاتے ہین۔ سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے ہین۔ دیکھو ذرا باگ سے

پہرتا پہرتا ہے کہار گھنٹے کے اشارے سے کام دیتے ہین جس طرح
گھنٹے کا اشارہ بادشاہ کر دیتے ہین ۔ اسی طرح پہرتے پھرتے ٹھہرتے
چلتے ہین ۔ ایلو! سورج کی کرن نکلی ۔ کہارون نے آفتابی لگادی ۔ سواری
پھرگرائی ۔ دیوان خاص مین بیٹھکر عدالت کا دربار کیا ۔

عدالت کا دربار

دیکھو! بادشاہ تخت پر بیٹھے ہین ۔ امیر ۔ وزیر ۔ بخشی ۔ ناظر
وکیل ۔ میر عدل ۔ میر منشی ۔ محرر ۔ متصدی ۔ وغیرہ ہاتھ باندھے
اپنے اپنے محکمون کے کاغذات پیش کر رہے ہیں ۔ میر عدل بہادر
دارالانصاف کے مقدمے پیش کر رہا ہے ۔ عرض بیگی دادخواہون
کی عرضیان حضور مین گذار رہا ہے ۔ حکم احکام جاری ہو رہے ہین ۔
دارالانشا سے کسی کے نام شقہ کسی کو فرمان لکھا جاتا ہے ۔
شقون مین شاہزادون کے القاب نور چشم طال عمرہٗ ۔ مرزا میرون
کو فدوی خاص لکھتے ہین ۔ شقون کی پیشانی پر سرے کی قلم
سے صاد ۔
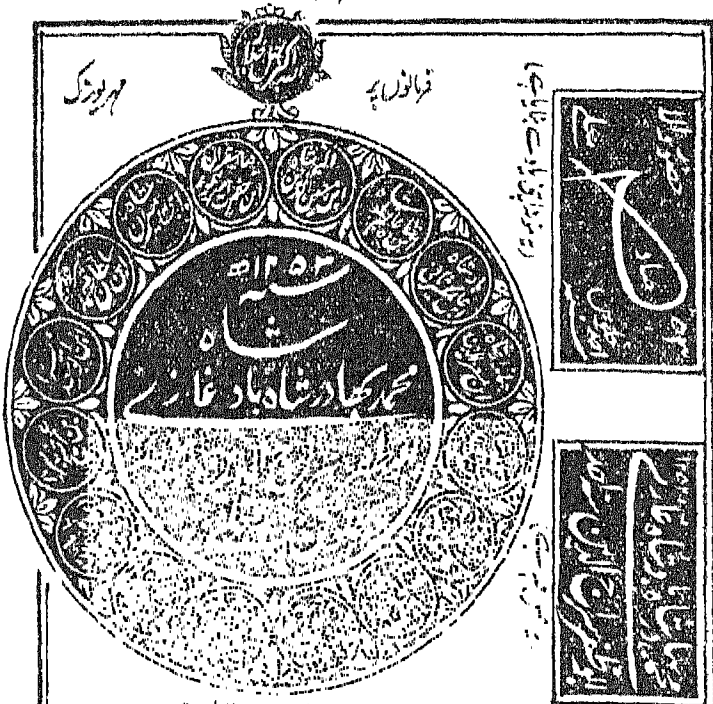
یہ نمونہ اپنی یاد سے بنایا ہے

امیر غریب بادشاہ کو عرضی مین القاب حضرت جہان پناہ سلامت سے لکھتے ہین - بادشاہ عرضیون پر سرمے کی قلم سے دستخط کرتے ہین حسب سررشتہ دار الانصاف تحقیقات بعمل آید میر عدل احوال دریافتہ بحضور عرض رساند -

جلوس کی سواری

آج یہ دھائین دھائین توپین کیسی چلتی ہین - او ہو! بادشاہ سوار ہوئے چلو سواری دیکھین - سا ئیو! وہ پہلے نشان کے دو ہاتھی آئے کیا

تمامی کا پھریرا اُڑتا جاتا ہے - ریشم کی ڈوریان - کلا بتون کے پھندنے
لٹکتے ہین - اب چتر کا ہاتھی آیا - دیکھنا کیا بڑا سارا ہے - سارے
ہاتھی پر چھایا ہوا ہے - اوپر سونے کی کلسی - نیچے چاندی کی
ڈنڈی - نیچے اوپر سے کارچوبی کام مین لپا ہوا - کلا بتونی جھالر
لٹکتی ہے -

لو اب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوئے! آہا
دیکھنا!! ایک سورج کی صورت - ایک مچھلی کی شکل - ایک شیر
کا کلہ - ایک آدمی کا پنجہ - ایک گھوڑے کا سر - سونے کے
بنا کر سنہری چوبون پر لگائے ہین - تمامی کے پٹکے - قیطونی
ڈوریان - پھولون کے سہرے بندھے ہوئے ہین - اجی یہ
کیا ہین؟ کبھی کہتے ہین کہ بادشاہون نے جو ملک فتح کئے ہین
یہ اُن ملکون کے نشان ہین - یہ سورج کی جو شکل ہے - یہ خاص
بادشاہی نشان ہے - زنبورخانے کو تو دیکھو آگے ایک اونٹ
پر نقارہ بجتا آتا ہے پیچھے زنبورون کے اونٹ ہین - اونٹون
پر کاٹھیان کسی ہوئی ہین آگے بڑی سے بڑی جو بندوقین کاٹھون
پر ہین یہ زنبورین کہلاتی ہین - پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے
چلے آتے ہین - اب سپاہیون کی پلٹنین آئین دیکھو! آگئے آگئے

کپتان - نائب کپتان - کمیدان - گھوڑون پر سوار ہین - پیچھے بادشاہی تلنگون کی پلٹن - اُس کے پیچھے بچھیرا پلٹنین ہین - جیسے چھوٹے چھوٹے لڑکے وردیان پہنے - بندوق - توسدان لگائے ویسے ہی افسر اور باجے والے ہین - ایک پلٹن کی وردی نجیبون کی دوسری کی تلنگون کی ہے - کالی پلٹن - اگری پلٹن کو دیکھو - سو سو آدمی کا ایک تُمن ہے - ہر تمن مین ایک ایک نشان اور تاشہ مرفہ نرئی ہے ایک ایک صوبہ دار - جمعدار - دفعدار امتیازی ہے - مقیشی تورے طرے - پگڑیون پر باندھے - گلے مین کارچوبی پرتلے ڈالے ہوئے - سپاہیون کی کمر مین تلوارین - کندھے پر دھرے دو دو قطار باندھے چلے آتے ہین - تاشہ - باجہ بجتا آتا ہے خاصے گھوڑون کو دیکھو - کیسے سونے چاندی کے ساز - ہیکل گنڈے - پوزی - دمچی - کلغیان لگی - ٹھپون پر پاکھرین پڑین پاؤن مین جھانجن کارچوبی غاشیے پڑے چھم چھم کرتے - کلائیان مارتے چلے آتے ہین - اہا ہا !!! سایہ دار تخت کو ذرا دیکھو - بالکل نالکی کی صورت ہے - چارون طرف شیشے لگے ہوئے اوپر سنہری بنگلہ کلسیان - آگے چھجا ہے - اندر زربفت رومی مخمل کے مسند تکیے لگے ہوئے ہیں - خس خانے

کے تخت کو دیکھو - کیا نالکی نما خس کا بنگلہ - ویسا ہی جھوپا کلسیان
لگی ہوئین - بیچ مین چھوٹا سا فراشی پنکھا لگا ہوا - پیچھے پیچھے کہار
ڈوری کھینچتے آتے ہین - ہزارون سقے پانی چھڑکتے آتے ہین
سایہ دار تخت اور نالکی مین پنچھ ڈنڈے ہوتے ہین - وہ ہوادار
تخت آیا - دیکھو اس کے بھی چار ڈنڈے ہین ڈنڈون پر چاندی
کے خول - گرد کٹہرا - پیچھے گٹا دار تکیہ - سارا سونے کا کام کیا ہوا
بیچ مین مسند تکیہ - ادہر ادہر پہلو مین دو تکیے دوہرے سکے ہوئے ریشم
کی ڈوری سے بندہے ہوئے - آگے دو ترکش ایک کمان لگی
ہوئی ہے - اب احتشام کو پہچاننے کا نشان - دستی چتر - روشن چوکی
بجتی ہوئی - تمامی کی جھنڈیان اڑتی ہوئی - کرکیٹ کرتا کرتے ڈھیلت
ڈہال تلوار باندھے - خاص بردار کندہون پر بندوقین رکھے - حبشی
قلار چاندی کے شیر دہان سونٹے لئے - نقیب چوبدار سونے روپے
کے عصے لئے - خواص سفید سفید پگڑیان دوپٹے باندہے - چنی
ہوئی چپکنین پہنے اپنے عہدے لئے چلے آتے ہین - دیکھنا دیکھنا
وہ نیگڈمبر کا ہاتھی آیا - یہ عماری کی سی صورت بڑا اونچا سنہری ہاتھی
پر کسا ہوا ہے اسی کو نیگڈمبر کہتے ہین - یہ خاص بادشاہ کی سواری
کا ہے عماری کی دو برجیان ان کی ایک ہے - کہ فقط بادشاہی

پر سایہ رہے - ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے
کام کی - ماتھے پر فولاد کی ڈہال - سونے کے پھول اس مین جڑی
ہوئی پڑی ہے - فوجدار خان کے سر پر دستار - دستار پر
گوشوارہ کلغی - ایک ہاتھ مین گجباگ - ایک مین بادشاہ کا جھنڈا
ہاتھی کو ہولتے چلے آتے ہین - نیگڈمبر کے بیچ مین بادشاہ
بیٹھے ہوئے ہین دیکھو سر پر دستار - دستار پر جیغہ - سرپیچ
گوشوارہ - بادشاہی تاج - موتیون کا طرہ گلے مین موتیون کا کنٹھا
موتی مالائین - ہیرون کا ہار - بازو پر بازو بند - نورتن بڑے بڑے
ہیرون کے جڑاؤ - ہاتھون مین زمرد - یاقوت - موتیون کی
سمرنین پہنے ہوئے - جھنڈے کا پیچ ہاتھ مین کس شان و
شوکت سے بیٹھے ہین - خواصی مین بادشاہ کا بیٹا جس کو
نظارت کی خدمت ہے بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ہے - ہاتھی
کے پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ہوئی ہے - دربان اس کو ہاتھ مین
ناپتا جاتا ہے اِس کو جریب کہتے ہین جب کوس پورا ہو جاتا
تو دربان ایک جھنڈی لے کر سامنے آتا ہے - بادشاہ کو مجرا کرتا
ہے - اِس سے یہ مراد ہے - سواری کوس بھر آئی -
گھڑیالی - گھڑیال - دیت کی گھڑی ہاتھ مین لئے وقت

پر گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے - ہودے کا ہاتھی دیکھو کیا خوبصورت چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے - آگے دو ترکش - ایک کمان لگی ہوئی - پیچھے چاندی کی ڈنڈی مین خم دیا ہوا - پھول - پتے بنے ہوئے چھوٹا سا چھتر اُس مین لٹکتا ہے - بیچون بیچ مین اُس کا سایہ بادشاہ پر رہتا ہے - ایک جریب پیچھے ملکہ زمانی (بادشاہ بیگم) اور شاہزادون کی عماریان - اُن کے پیچھے امیر امرا نواب راجاؤن کی سواریان اُن کے پیچھے سوارون کا رسالہ طبل کا ہاتھی (نقارہ) سب سے پیچھے بیلے کا ہاتھی طبل بجتا آتا ہے - فقیرون کو بیلہ (خیرات) بٹتا جاتا ہے - دیکھو کیا رسان رسان کس ادب قاعدے سے سواری چلی آتی ہے بازارون کوٹھون پر خلقت کے ٹھٹ لگے ہوئے ہین - جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہین - بادشاہ آنکھون سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہین - نقیب چوبدار پکارتے جاتے ہین - "ملاحظہ آداب سے کرو مجرا جہان پناہ! بادشاہ سلامت"۔

تو بس سواری کی سیر دیکھ چکے - اُو اب جشن کا تماشا دیکھو -

جشن

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے۔ چالیس دن تک اس مین بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور دربار کے لوگون کو خلعت۔ انعام اکرام جوڑے بالے کھانا دانہ بٹتا ہے۔ رات دن طبلے پر تھاپ تھئی تھئی ناچ ہوتا ہے۔

تورے بندی

دیکھو دس دن پہلے سے تورے بندی شروع ہوئی۔ کھانے پک رہے ہین۔ دن رات دیگین کھڑک رہی ہین۔ رنگ برنگ کے پلاؤ۔ بریانی۔ متنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ فرنی۔ یاقوتی۔ نان شیرمال خمیری روٹی۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ میٹھے۔ سلونے سموسے۔ کباب پنیر۔ قورمہ۔ سالن۔ بڑے بڑے لاکھی طباق۔ رکابی۔ طشتری پیالون مین لگا۔ آم کا مربا۔ آم کا اچار۔ ملائی۔ کھانڈ۔ لال لال چوکھڑون مین رکھ۔ خوانون مین لگا۔ پلاؤ متنجن۔ بریانی کے طباقون پر مانڈھے ڈھانک خوانون مین لگا۔ اوپر کھاپچی رکھ کسنے کس تورے پوش ڈال۔ بنگھیون مین بھیج رہے ہین۔ بائیس خوانون سے

زیادہ - دو سے کم تورہ نہین ہوتا جیسی جس کی عزت ہے اتنے
ہی خوانون کا تورہ چوبدار گھر گھر بانٹتے پھرتے ہین - جھولیان بھر بھر کے
انعام لاتے ہین لو اب تورے بندی ہو چکی -

مہمانداری

جشن کے چار دن باقی رہگئے - مہمانداری شروع ہوئی - تمام شاہزادیان
امیرزادیان - رنگ محل - خاص محل - ہیرا محل - موتی محل مین جمع ہوئین
دونون وقت اچھے سے اچھے کھانے - پان زردہ - چھالیا - چونے لپٹی
الائچیان - صبح کے ناشتے کو - حلوا - پوری - کچوریان - مٹھائیان خوانون
مین کھانا دن کے سے پہر کے جھولنیان ایک ایک کو بانٹی پھرتی
ہین - رات دن گانا بجانا - آپس مین چہل پہل ہو رہی ہے - ابو!
دس بیس مل جل کے بیٹھی ہنس بول رہی تھین ایک کو جو شیطان اچھالا
پیچھے سے ایک کالا چھچھوندر چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا - وہ
ڈر کے چونک کر اٹھی اور ساتھ ہی ان کے بیٹھی تھین گھبرا گئین - چیخین
چیخین مارتی بھاگین - ایک نے جھٹ چراغ بجھا دی - سارا محل سر پر اٹھالیا
تو وہ دوڑ - مین دوڑ - ارے یہ کیا ہوا - ایک کہتی ہے اوپر سے تر داری
گری - دوسری کہتی ہے واہ! نہین بی - رستی ہے - مجھے گلگلی گلگلی

پہلا شمہ تہا - ایک دفعہ ہی قہقہا مارکے ہنسین - سب کی سب لعنت ملامت کرنے لگین - شاباش ہوا - تم کو - درگور تمہاری صورت تمہارے نزدیک تو ایک ہنسی ہوئی - یہان جاؤن لہو خشک ہوگیا ؟

رتجگہ

آج بیوی سے لیکر باندی تک سب نے بناؤ سنگار کئے - پوشاک بنارسی زری بوٹی - منقیشی تارون کی کریب - لاہی پھلکاری - گلشن بابریشٹ - آب روان - شبنم کے دوپٹے - زربفت - کمخاب - گلبدن - مشروع - اطلس - گورنٹ - چھولی - رادھانگری کی تہ پوشیان - پاجامے

مصالحہ ٹھپہ - گوکھرو - کرن - طرہ - کھجور چھڑی - لہر بیچ بیل - پٹھریان - بدرومم کا جال - چنبیلی کا جال - ماہی پشت کا جال - چین - مرمرے کی توئی - کیڑے کے پر کی توئی - موتیون کی توئی - سلمے ستارے کی توئی - پکا گوکھرو - نئی جان - چمپا - چمپک - لیس - ولایتی توئی ٹکی ہوئی -

رنگ گل انار - نارنجی - گیندئی - پستئی - سردئی - فالسائی - عنابی - کاکریزی - سمرئی - اودا - نافرمانی - گل شفتالو - سیبی - فاختئی - کوکئی - آبی - بسنتی - دہانی - کافوری - گلابی - گرئی

بادامی - شربتی - رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے -

گہنے - ٹیکہ - جھومر - سراسری - نتھ - کیل - سیتے - بالیان
بالے - بالے - کرن پھول - جھمکے - کھٹکے - چھپکے کے بالے - بجلی
کے بالے - جھپڑے - مگر - چودانیان - چاند - گلوبند - چنپاکلی - جگنی
گجرے کا توڑا - موتیا کا توڑا - چھلون کا توڑا - کنٹھی - ٹیپ - چھپا
دولڑی - ست لڑا - دھگدھگی - ہنسکل - چندن ہار - کیری - زنجیر
جوشن - نونگے - اکے - نورتن - بھج بند - ٹھیان - پہونچیان
کنگن - موتی پاک - حباب - چوہے دنتیان - پٹریان - نوگریان
بچھے - چوڑیان - جہانگیریان - کڑے - انگوٹھیان - چھلے - آرسی -
توڑے - بچھے - کڑے - جھانجن - چوڑیان - پازیب - چوراسی - چٹکی
چھلے - سر سے پاؤن تک سونے موتیون مین لدی ہوئین -

جوتیان - گھیتلی - انی دار - کفش - زیرپائی - کفش پائی
سلیم شاہی - پاؤن مین چھم چھم کرتین - ملکہ دوران کے پاس حاضر
بادشاہ بیگم
ہوئین مجرا کیا اپنے قرینے سے بیٹھ گئین - ملکہ دوران نک سے
سک تک بناؤ سنگار کئے - سونے مین پیلی - موتیون مین سفید
اپنی مسند پر بیٹھی ہین - آگے مشک لگی ہوئی ہے - خواجہ سرا
نوکرین چاکرین - لونڈیان باندیان ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہین

توشے خانے والیان جوڑون کی کشتیان لیکر حاضر ہوئین ملکہ دوران (بادشاہ بیگم)
اپنے ہاتھ سے ایک ایک کو جوڑے دیتی ہین - سب سر و قد ہو ہو کر
جوڑے لیتی ہین آداب بجالاتی ہین - نذرین دیتی ہین - بس جوڑے
بٹ چکے - نذرین ہو چکین - اب دال بجگنے (بھگنے) کا وقت آیا -

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے - بادشاہ کی بیوی اپنے ہاتھ
سے دال کی سات لبین بھر کے پہلے لگن مین ڈالین - اور بادشاہ اپنے
ہاتھ سے بڑے پہلے کڑاہی مین ڈالین -

لو اب ملکہ دوران دال بھگونے چلین - مبارکباد کی نوبت
نقارچنین بجانے لگین - آگے آگے روشن چوکی والیان
تاشے باجے والیان تاشہ باجہ بجاتی - حبشنیان - ترکنیان
قلماقنیان - اردا بیگنیان - خواجہ سرا - جسولنیان - اور
شاہزادیان - بیگماتین - حرم - سریت (حرم) - ناموس - چھپی
والیان - گائنین - امیرزادیان سب اپنے اپنے قرینے
اور قاعدے سے ملکہ دوران کے تام جھام کے ساتھ ساتھ چلین
رنگ محل مین ملکہ دوران کی سواری آئی - دیکھو ڈھیر سی مونگ کی
دال چھنی پچھکی - اور قلعی دار بڑے بڑے لگن رکھے ہوئے ہین -
پہلے ملکہ دوران (بادشاہ بیگم) نے دال کی سات لبین بھر کے لگن مین ڈالین - پھر

خاصے والیون نے سب دال لگنون مین ڈال دی - اوپر سے پانی
ڈالا - سب نے کھڑے ہوکر مجرا کیا - سبا رکبا د و ہی شادیانے
بجنے لگے - لو وہ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی - خاصے والیون
نے جلدی جلدی دال دھو دھلا پھیکی پھیکی پھا کر ہانڈیان چڑھا دین -
ملکہ دوران نے اپنے ہاتھ سے سات بڑے بنائے - ایلو! وہ بادشاہ
ہوا دار مین سوار باجے گاجے سے آئے - وہی ساتون بڑے پیچھے مین
لے کر بادشاہ نے کڑہائی مین ڈالے - سب کھڑے ہو گئے چارون
طرف سے مجرا مبارکباد ہونے لگی - روشن چوکی - نوبت - تاشہ باجہ
بجنے لگا - بادشاہ اور ملکہ دوران سوار ہوئین - سب اسی طرح سواری
کے ساتھ ساتھ بیٹھک مین آئے - فراشیون نے ایک ستھری
چوکی بچھائی - اس پر اجلا اجلا براق سا بچھونا کیا - دو کوری تھالیون مین
شربت بھرا - اُنپر دو بدھنیان دودھ کی بھر کر رکھین - کلاوے اور
پھولون کے سہرے ان کے گلے مین باندھے - دو پان کے بیڑے
بدھنیون کی ٹونٹی مین رکھے - اس کو چیگڑ کہتے ہین - یہ بادشاہ کی سلامتی
کی بھری جاتی ہے - لو اب پچھلا پہر ہوا - خاصے والیون نے بڑے
بڑے گنگال - کھنکریان تل تلا - اللہ میان کا رحم کچے چاول مین کھانڈ ملا
بڑے بڑے پیڑے بنا قابون مین لگا کشمیر زدن - کہاریون کے

سر پر خوان رکھوا جھگڑ کے پاس لا کر چن دیئے - بادشاہ نے کھڑے ہو کر
نیاز دی - پکوان سب کو بٹ گیا - رتجگہ ہو چکا - دربار کی تیاری ہونے
لگی - وہ بادشاہی توپ صبح کی چلی - دھائین - بادشاہ حمام مین گئے - حمام
کر کے پوشاک بدلی - اور توشے خانے - جواہر خانے والیان پوشاک
اور جواہر لیکر حاضر ہوئین - تاشا باجا - روشن چوکی - نوبت خانے والیان
مبارک باد کا باجہ بجانے لگین - دیکھو اینچے قبا - اوپر چار قب پہنا
سر پہ دستار - دستار پر گوشوارہ - جیغہ - سر پیچ - تاج شاہی رکھا -
بڑے بڑے موتیون کا طرّہ لٹکایا - گلے مین موتیون کا کنٹھا اور ایک
موتی مالا ایک سو ایک دانے کی جس مین ایک ایک دانہ زمرّد کا
اور ایک ایک موتی ہے اور دس دس دانون کے بعد یاقوت کی ہٹرین
لگی ہوئی ہین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی ہے - دوسری موتی مالا
سبز موتیون کی - زمرد کی ہٹرین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی پہن کر
پھر ہیرون کا ہار پہنا - بازؤن پر ہیرون کے بجج بند اور نورتن باندھے
ہاتھون مین سمرنین داہین مین چار - بائین مین تین پہنین - دو سمرنین
دو دو موتیون کی - دو ایک ایک موتیون کی لڑی کی - دو زمرد کی ہین
ساتوین سمرن مین چار بہت بڑے بڑے موتی - اور دو زمرد کے بڑے
دانے بیچ مین ایک لعل ہے یہ سمرن داہین ہاتھ مین پہنی اب پوشاک

ایک ولایتی پوشاک ہوتی ہے

اور جو اہر بہن چکلے اندر صحنک باہر دربار کی تیاری دیکھو۔

صحنک

خُنکہ اُبل رہا ہے۔ دہی کھانڈ آیا۔ کورے کورے کونڈون
مین خشکہ نکال۔ دہی کھانڈ اُسپر ڈال۔ ایک پردے کے مکان مین
جہان مرد کا نام بھی نہین۔ ستھرا سا بہت اجلا دسترخوان بچھا۔ دہی خشکے
کے کونڈے۔ چونے کی طشتریان۔ چوڑیون کے جوڑے۔ مسّی اور
مہدی کی پُڑیان لال کا غدا ور کلاوے سے بندہی ہوئین عطر کی
شیشیان۔ لال لال اوڑھنیان ٹھپّے لگی ہوئین۔ سوا سوا روپیہ چراغی
کا۔ سات ترکاریان دسترخوان پر چُن دین۔ بیوی زنین آئین۔ پہلے
نیاز دی۔ ایک چھنگلی مین مہدی لگائی۔ لال اوڑھنیان اوڑھین
صحنک کھانے بیٹھین۔ پہلے ایک ایک وہ چونے کی طشتری کھائی
یہ پارسائی کا امتحان ہے۔ جو پارسا ہوتی ہین اُن کا منہ چونے سے
نہین پھٹتا۔ لو اُب صحنک کھانی شروع کی۔ ایلو اوہ پھر دہی کھانڈ
خشکے پر ڈالا۔ اب صحنک دوہرا رہی ہین۔ لو صاحب وہ سب
کونڈے صاف کر دئے۔ دسترخوان پر سے ایک ایک دانہ اٹھا کر
کھا گئین چلمچی مین ہاتھ دھوئے کلّی کی۔ چلمچی کا پانی بھی ایک کنارے

ڈالدیا کہ پاؤن تلے نہ آئے مستی علی خطر لگایا - چوبداریوں کے چھوٹے
چراغی کہار و سپاہی لیکر رخصت ہوئین - لو اب صحنک ہوچکی
دربار کی سیر دیکھو -

جشن کا دربار

دیکھو اب سب امیر اقرار نقار خانے کے دروازے پہ پہنچکے
اترکر پیدل دیوان عام مین چلے آتے ہین - یہ پہلی آداب گاہ ہے
دیوان عام مین جالی کے دروازے مین دیکھنا کیسی موٹی سی
لوہے کی زنجیر اڑی پڑی ہوئی ہے کہ آدمی سیدھا نہین جا سکتا
سب جھک جھک کر زنجیر کے نیچے سے جاتے ہین یہ دوسری
آداب گاہ ہے - اب لو دیوان خاص کے دروازے پر کیسا بڑا سا
پردہ لال بانات کا کھنچا ہوا ہے یہ لال پردہ کہلاتا ہے - مردھے
پیادے - دربان - سپاہی - قلار ہاتھون مین لال لال لکڑیان
لیے کھڑے ہین - جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے
تو قلار وہی لال لکڑی آنکڑے دار گردن مین ڈال کھینچکر باہر نکالدیتے
ہین مگر جشن کے دن حکم عام تھا جس کا جی چاہے پگڑی باندھکر
چلا آئے -

دربار کی سیر دیکھیے۔

دیکھو! لال پردے کے پاس کھڑے ہو کر پہلے مجرا کرکے کہ یہ
تیسری آداب گاہ ہے۔ پھر دیوان خاص میں تخت کے سامنے
آداب بجا کر اپنی اپنی جاسے پر کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔

دیکھو! دیوان خاص میں فرش فروش کیا ہوا ہے۔ باناتی
پردے کھنچے ہوئے ہیں۔ بیچوں بیچ میں سنگ مرمر کے ہشت پہلو
چبوترے پر تخت طاؤس لگا ہوا ہے اس کے آگے ولدا پیش گیر[۱]
کھنچا ہوا ہے۔ دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے۔ چاروں طرف
تین تین در کیسے خوشنما محرابوں کے ہیں گرد کٹہرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے
تین سیڑھیاں اوپر بنگلے نما گول چھت۔ محراب دار۔ آس پر سونے
کی کلسیاں سامنے محراب پر دو مور آمنے سامنے موتیوں کی لڑیاں
منہ میں لئے ہوئے کھڑے ہیں۔ سنگر پاؤں تک سونے میں لپا
ہوا جگمگا رہا ہے۔ بیچ میں روئی مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہے
دو خواص ہما کے مورچھل لئے اہلو پہلو میں کھڑے ہیں۔ پیچھے ایک جانماز
بچھا ہے۔

معتبر الدولہ اعتبار الملک بہادر وزیر [illegible] حاذق زمان

۱؎ ایک قسم کا پلنگ پوش ہوتا ہے ۱۲

احترام الدولہ بہادر۔ شمس الدولہ (بخشی) بہادر۔ معین الدولہ (ناظر) بہادر۔ سیف الدولہ (وکیل) بہادر۔ انیس الدولہ (وکیل) بہادر۔ راجہ مرزا بہادر۔ راجہ بہادر۔ غیاث الدولہ بہادر۔ سبحان زمان۔ نجم الدولہ بہادر۔ وقار الدولہ بہادر۔ مصلح الدولہ بہادر۔ علاء الدولہ بہادر۔ شوستس الدولہ بہادر۔ سرفراز الدولہ بہادر میر عدل بہادر۔ میر منشی دار الانشاء سلطانی۔ میر تورک وغیرہ اپنے اپنے مرتبے اور قاعدے سے دونو ہاتھ جریب پر رکھے داہین بائین کھڑے ہین۔ مردھے۔ نقیب۔ چوبدار۔ عرض بیگی سامنے آداب گاہ کے پاس کھڑے ہین۔

دیوان خاص کے صحن مین ایک طرف خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے ہوئے ایک طرف ہاتھی مولا بخش (ہاتھی کا نام) خورشید گنج (ہاتھی کا نام) چاند مورت (ہاتھی کا نام) وغیرہ رنگے ہوئے ہاتھون پر فولاد کی ڈہالین۔ سونے کے پھولون کی۔ کانون مین ریشم اور کلابتون کے گچھے۔ اور لڑیان کارچوبی جھولین پڑی ہوئین۔ ایک طرف ماہی مراتب۔ چتر۔ نشان۔ روشن چوکی والے۔ جھنڈیون والے۔ وصلیت جمے کھڑے ہین۔ حبشی۔ قلار۔ چاندی کے تیر دھان سونٹے۔ خاص بردار بندوقین لیے ہوئے کٹہرے کے نیچے کھڑے ہین۔

دیوان عام کے میدان مین ساری پلٹنین کھڑی ہین
احتشام توپخانے کی توپین لگی ہوئی ہین ادھر وہ جسولنی نے اندر
سے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون نے جواب دیا۔
اللہ رسول خبردار ہے ادہو!!! بادشاہ برآمد ہوئے نقیب
چوبدار پکارے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ رسول کی امان۔ دوست
شاد۔ دشمن پائمال۔ بلائین رد۔ کہارون نے جھٹ ہوادار
کہاریون سے لے لیا۔ پہلے بادشاہ نے تخت کے پیچھے اتر کر
نماز کی دو رکعتین کھڑے ہوکر پڑہین دعا مانگی پھر ہوادار
مین سوار ہوئے۔ کہارون نے ہوادار تخت طاؤس کے برابر
لگا دیا۔ بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا جھنڈ بان
ہلین۔ دھنا دھن توپین چلنے لگین۔ سب فوج نے سلامی
اتاری شادیانے بجنے لگے۔ گوہر اکلیل سلطنت جبین پور خلافت
ولیعہد بہادر بائین طرف تخت کے اور شاہزادگان نامدار۔ دارا
تبار قرہ باصرہ خلافت غرہ ناصیہ سلطنت۔ داہین طرف
تخت کے برابر امیر امرا سر کے آگے کھڑے ہوئے۔ دیکھو
پہلے ولیعہد نذر دینے کھڑے ہوئے وہ آداب گاہ پر آئے مجرا کیا
نقیب پکارا۔ جہان پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت

سلامت! مہابلی بادشاہ سلامت! مجرا کرکے بادشاہ کو جاکر
نہایت قوت والا
نذر دی - بادشاہ نے نذر لے کر نذر نثار کو دیدی - پھر الٹے پاؤن
آداب گاہ پر آئے مجرا کر خلعت پہنا جیغہ - سرپیچ - گوشوارہ
بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے سر پر باندھا - موتی - مالا - سپر تلوار
گلے مین ڈالی - اسی طرح آداب گاہ پر الٹے پاؤن آکر مجرا کیا
خلعت کی نذر دی - پھر الٹے ہی پاؤن آداب گاہ پر آ مجرا کر
کھڑے ہو گئے -

دیکھو! اب اسی طرح اور شاہزادے اور سارے امیر
امرا اپنے اپنے رتبے سے نذر دے رہے ہین - جوا ہر خانے مین
سے خلعت پہن پہن کر آتے ہین - بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہزادون
کے سر پر جیغہ - سرپیچ - گوشوارہ - اور معزز امیرون کے سر پر
گوشوارہ باندھ دیتے ہین - آداب مجرے ہو رہے ہین - نقیب
چوبدار پکار رہے ہین - ملاحظہ آداب سے کرو مجرا - جہان
پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! مہابلی
بادشاہ سلامت! -

لو بادشاہ نے تکیہ سرکایا - نالکی کو ہاتھ اٹھایا - عرض بیگی پکارا - دربار
برخاست کہارون نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا - بادشاہ سوار ہوئے خاصی

ڈیوڑھی پر سے کہاریوں نے ہوادار لے لیا - بادشاہ محل مین
داخل ہوئے سب لوگ رخصت ہوئے - چالیس دن تک
روز دربار اور خلعت اور نذرین ہون گی اور انعام اکرام
سب کارخانون کے داروغاؤن اور آدمیون کو حیثیت کے موافق
ملین گے - اب محل کا دربار دیکھو!

محل کا دربار

دیکھو! یہ چاندی کا تخت گردکٹہرا - پشت پر تکیہ - آگے تین سیڑھیان
نیچے پایون مین کیسے خوبصورت پھول پتے بنے ہوئے ہین - اوپر زرکری
تاش کا تخت پوش پڑا ہوا - داہنی طرف ملکۂ دوران اپنی مسند پر سر سے
(بادشاہ بیگم)
پاؤن تک سونے موتی جواہر مین ڈوبی ہوئین ناک مین نتھ جس مین
چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے ہوئے ہین پہنے بیٹھی ہین - انکے برابر
اور بیویان اپنی اپنی مسندون پر گہنا پاتا - ناک مین نتھین پہنے بیٹھی ہین
بائین طرف شاہزادیان بناؤ سنگار کئے سر سے پاؤن تک گہنے مین لدی
ہوئی بیٹھی ہین - سامنے حبشنیان - ترکنیان - قلماقنیان اردا
بیگنیان - جسولنیان - خواجہ سرا سے جو ہین پیٹھ کئے کھڑے ہوئے
کھڑے ہین - بادشاہ محل مین داخل ہوئے جسولنی نے آواز

دی - خبردار ہوا سب بیگمات سروقد کھڑی ہوگئیں مجرا کیا۔
تخت پرسے تخت پوش خوجوں نے اٹھایا - کہاریوں نے
ہوادار تخت کے برابر لگادیا - بادشاہ تخت پر بیٹھے - خواجہ
سرا مورچھل لیکر تخت کے برابر کھڑے ہوگئے پہلے
ملکہ دوران نے کھڑے ہوکر مجرا کیا - نذر دی پھر مجرا کرکے
بیٹھ گئیں - اب اور بیویوں اور شاہزادیوں نے اسی طرح
اپنے اپنے رتبے سے نذریں دیں - بادشاہ نے سب کو
بھاری بھاری دوپٹے حیثیت کے موافق اپنے ہاتھ سے
دیے سب نے کھڑے ہوہوکر دوپٹے لیے - مجرا کیا - نذریں
دیں - اب ناچ گانا شروع ہوا - ایلو انا چنے والی تو انذر بادشاہ
کے سامنے ناچ رہی ہے اور سازندنے مرلچھے کے پیچھے کھڑے
طبلہ سارنگی تال کی جوڑی بجارہے ہیں - تان رس خاں آئے دو
چار تانیں اُن کی سنیں - لو اب خاصے کی تیاری ہونے لگی
دربار برخواست ہوا - ناچ گانا موقوف ہوا - بادشاہ نے
خاصہ نوش فرماکر سکھ کیا - تیسرے پہر سب اسی طرح اکٹھے ہوگئے
بادشاہ مسند پر آکے بیٹھے - مٹھائی کے خوان اور آٹھ قابیں مٹھائی
کی ایک چاندی کی کشتی میں بڑا سا کالا دو - پان کے بیڑے بھری دوب

مصری کے کوزے ۔ چاندی کا چھلا رکھا ہوا ۔ اوپر گلنجابی کشتی
پوش کلاہتونی جھالر کا پڑا ہوا آیا جھونی نے عرض کیا حضرت صاحب بادشاہ کے پیر
تشریف لائے"۔ بادشاہ سرو قد تعظیم کو کھڑے ہو گئے مسند پر بٹھایا
حضرت صاحب نے پہلی ایک قاب پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ۔ دوسری پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تیسری پر حضرت
فاطمہؓ کی ۔ چوتھی پر حضرت امام حسن حسینؑ کی ۔ پانچوین پر
بڑے پیرون کی چھٹی پر بابر بادشاہ کی ۔ ساتوین پر اوتون کی اٹھوین
پر پریون کی نیاز دی حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا سوائے بزرگ سب اولاد کے
بیوی زنون کے ۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا سوائے اُنکی اولاد کے
اور پریون کی نیاز کا سوائے پارسا عورتون کے اور کسی کو
نہین ملتا ۔ اور باقی سب کی نیازون کا سب کو تقسیم ہو جاتا ہے
دیکھو ! حضرت صاحب نے کشتی مین سے کلاوہ نکالا
پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر ایک گرہ اُس مین
لگائی ۔ دوسری گرہ مین پان کا بیڑا باندھا ۔ تیسری مین
ہری دوب مصری کی ڈلی چوتھی مین چاندی کا چھلا باندھا
پانچوین گرہ بادشاہ کے سر سے چھوا کر اُس کلاوے
مین لگائی ۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا ۔ مبارکباد

دی۔ایک سال یہ ہزار سال اور خدا نصیب کرے۔ سالگرہ کے شادیانے
بجنے لگے اب مہینا بھر تک دربار۔ نذرین خلعت۔انعام۔ناچ
رنگ۔مہمانداری اسی طرح ہوگی۔نوروز کی رسمین دیکھو!

نوروز

نیا سال شروع ہوتا ہے۔نجومی پنڈت جو رنگ سال کا
بتاتے ہین۔دیکھو ویسی ہی رنگ کی پوشاک بادشاہ اور بیگماتون
اور شاہزادیون کی تیار ہو رہی ہے۔بانس کی کھپچیون کی کھانچیان
اُن مین سات سات مٹی کی طشتریان پھول بھری ہوئی۔سات
رنگ کی مٹھائیون سے بھری ہوئی۔اوپر نوروزی رنگ
کے کپڑے لپیٹے ہوئے کسے ہوئے۔نوروزی
رنگ کے جوڑے گوٹا کناری ٹکے ہوئے۔کشتیون مین
رکھے ہوئے۔اسی رنگ کے کشتی پوش پڑے ہوئے۔
کہاریون کے سر پر جھولنیان لئے ہوئے بانٹتی پھرتی ہین
لو دربار آراستہ ہوا۔بادشاہ نوروزی پوشاک پہنکر برآمد ہوئے۔دیکھو!
شاہزادے بھی نوروزی کپڑے پہنے ہوئے امیر امرا۔نواب راجہ جو نوروزی
رنگ کی پگڑی دوپٹہ باندھے ہوئے داہین بائین کھڑے ہین نذرین

ہونے لگین - سلطان الشعرا اور اور شاعرون نے مبارکباد کے
قصیدے پڑھے - خلعت مرحمت ہوئے - دربار برخواست ہوا
دسترخوان چنا گیا - دیکھو انوروزی رنگ کا دسترخوان - اور ویسے
ہی خوانون کے خوان پوش اور کشتے ہین - سات رنگ کے پلاؤ
مٹھائیان - سالن - ترکاریان - میوے - اور سب چیزین سات
سات طرح کی ہین - اور سات ترکاریان ملی ہوئی بھی پکی ہین
اس کو نورتن کہتے ہین -

ایلو اجو کی روٹی ساگ کی بھجیا اور ستو بھی ہین - خاصے کی
داروغہ نے عرض کیا - جہان پناہ! دسترخوان تیار ہے" بادشاہ
آئے - حضرت علی رض کے دسترخوان پر نیاز دی کہ یہ اون کی
خلافت کا دن ہے اور یہ دسترخوان بھی حضرت علی کا کہلاتا ہے
بادشاہ نے ذرا ذرا سا اُس مین سے پہلے آپ چکھا - پھر بیعد
اور شاہزادون اور مرزا میرون کو اپنے ہاتھ سے تبرک دیا
سب نے مجرا کر کے لے لیا - واب دیوان خاص مین زنانہ ہو گیا
سب بیگماتین آئین - بادشاہ نے اسی طرح ذرا ذرا سا اپنے ہاتھ
سے تبرک اُن کو دیا - بادشاہ اور بیگماتین محل مین داخل ہوئین
باقی تبرک سب کو بٹ گیا تیسرے پہر کو سب بیگماتین اور شاہزادے

جمع ہوئے۔ دیکھو اب پنکھا جھلنے کا شگون ہوا۔ پھر ہاتھون مین
چاندی سونا لے کر اچھالا۔ یہ بھی نوروز کا شگون ہی چار گھڑی دن
رہے سلاطین بھائی بند سبز وار مرغیون کے انڈے نقش وار۔
مشک زعفران پان مین رنگ رنگا۔ دیوان خاص مین آئے بادشاہ
برآمد ہوئے۔ مسند پہ بیٹھے۔ سب بھائی بند سلاطین اور شاہزادے
سامنے ہو بیٹھے۔ دیکھو اب انڈے لڑتے ہین۔ ایک نے
ایک انڈا ہاتھ مین لے کر نیچے رکھا۔ سارا انگلیون مین اوسے
چھپا لیا۔ فقط اس کا نقش کھلا رکھا۔ دوسرا اوپر سے دوسرے
انڈے سے اس پر چوٹین لگانے لگا۔ ایلو! دونون مین سے
کسی کا انڈا ٹوٹ گیا۔ جس نے توڑا ہے اس کے ساتھ والون
نے غل مچایا ہے؛ وہ توڑا"۔ بس پانچ انڈے لڑ چکے بادشاہ
محل مین داخل ہوئے۔ سب بھائی بند رخصت ہوئے۔ نوروز
ہو چکا۔ اب محرم کی رہین دیکھو۔

محرم

محرم کا چاند دکھائی دیا۔ ماتم کے باجے بجنے لگے۔ سبیلین رکھی گئین
بادشاہ حضرت امام حسنؑ حسینؑ کے فقیر بنے۔ سبز کپڑے پہنے گلے

ہین سبز کفنی جھولی ڈالی - جھولی مین الائچی ولاتے - سونف خشخاش
بھری - درگاہ مین جاکر سلام کیا - نیاز دی - دس دن تک صبح کو کھانا
شام کو شربت فقیرون کو بٹے گا - چھٹی تاریخ ہوئی - آج بادشاہ
لنگر مین پہنچین گے -

دیکھو اچاندی کے دو پنجے بنے ہوئے دو لکڑیون پہ لگے
ہوئے - لال سبز کپڑے اُن پر بندھے ہوئے - ان کو شدے
کہتے ہین - بادشاہ کے دونون ہاتھون مین ہین - ایک چاندی کی
زنجیر کمر مین پڑی ہوئی ہے - دوسرے سید دن نے آکر زنجیر پکڑ دو چار قدم
بادشاہ کو کھینچا - ایلو وہ زنجیر بادشاہ کے گلے مین ڈالدی - دونو شدے
سید لے گئے - ساتوین تاریخ ہوئی - دیکھو ابرک کے کنول
ان مین شمعائین روشن - بانس کی کھپچیون کی ٹٹیان لال کاغذ سے
منڈھی ہوئین - اُن پر لال کنول بیچ مین دو غدے روشن ہین
مہندی اور مالیدے کے خوان - بڑی بڑی طوغین جلتی ہوئین
ساتھ ساتھ ہین - آگے آگے تاشے باجے - روشن چوکی والیان
پیچھے پیچھے بادشاہ اور بیگماتین - حبشنیان - ترکنیان - خوجے
وغیرہ سب چلے جاتے ہین - لو مہندی امام باڑے مین
پہنچی - آرائش سب اُٹھ گئی - مہندی مالیدہ - طوغین [illegible]

درگاہ میں چڑھا دیں۔ آٹھویں تاریخ ہوئی۔ ایلو! آج بادشاہ حضرت عباسؑ کے سقے بنے لال کھاروے کی ایک لنگی بندھی ہوئی۔ شربت کی بھری ہوئی ایک مشک کندھے پر رکھے ہوئے معصوموں کو شربت پلا رہے ہیں۔ لو شربت پلا چکے مالیدے پر نیاز دی۔ سب کو بٹوا دیا۔

آج دسویں تاریخ عشرے کا دن ہے۔ مٹی کے آبخورے لمبے گلے کے بیچ میں سے پتلے کوزے آئے۔ ان کو کوزیاں کہتے ہیں۔ دودھ اور شربت ان میں بھر گیا۔ لال لال کلاوے ان کے گلوں میں باندھے۔ تازے تازے تر حلوے کے کونڈے بھر کر رکھے گئے۔ نیاز ہوئی۔ دیکھو! چھوٹے چھوٹے بچے دوڑے چلے آتے ہیں۔ ایک ایک دودھ ایک ایک شربت کے کوزے پی۔ حلوا چٹ کر۔ پیسے کوڑیوں کی جھولیاں بھر کے اچھلتے کودتے کلانچیں مارتے چلے جاتے ہیں۔ ظہر کا وقت ہوا بادشاہ برآمد ہوئے۔ موتی مسجد میں عاشورے کی نماز پڑھی دیوان خاص میں حاضری کی تیاری ہوئی۔ ایک بڑا سا دسترخوان بچھا۔ اس پر شیرمالیں چنی گئیں۔ شیرمالوں پر کباب، پنیر، پودینہ، ادرک، سولیاں کتر کے رکھیں۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی۔ ذرا سا

شیرمال۔ کباب۔ پنیر۔ مولی کا ٹکڑا پہلے آپ چکھا۔ پھر ایک ایک
شیرمال اور کباب وغیرہ پہلے ولیعہد پھر اور شاہزادون اور معزز امیرون
کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ باقی سب کو بٹ گیئن۔ ایلوا وہ جامع مسجد
سے تبرکات نالکی مین رکھے ہوئے۔ آگے آگے سپاہیون
کے تین باجا بجتا ہوا آئے۔ بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہوگئے تبرکات
نالکی مین سے نکالکر چوکی پر رکھے گئے۔ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جبہ اور نعلین آنکھون سے لگا یئن حضرت علیؓ
کے ہاتھ کا قرآن شریف سر پر رکھا بوسہ دیا۔ حضرت امام
حسن حسینؑ کی خاکِ شفا کو آنکھون سے لگایا۔ پھر حضرت
صلعم کے موئے مبارک کو گلاب اور خوشبو مین غسل دیا
دوا سا زنانہ ہوا۔ بیگماتین آئین۔ تبرکات کی زیارت کی
بادشاہ اور بیگماتین محل مین داخل ہوئین۔ تبرکات
اسی طرح نالکی مین باجے گاجے سے جامع مسجد گئے۔ شام
کو اسی طرح محل کی درگاہ سے تبرکات کی زیارت کی۔ دیکھو وا
گوٹا بنتا ہے۔ بن تولیان الائچیان جو تپایا گیا کترکے بھنے
ہوئے خربوزون کے بیج اور دھنیا کترا ہوا کھوپرا اس مین
ملا کے گوٹا بنایا شیشے اور کاغذ کی پٹیون اور کارچوبی بٹوون اور

چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں رکھہ اُن پر مہین مہین نگین کھوپرے کے پھول بنا آپس میں بٹ رہا ہے۔ اکثر سلاطین قلعہ میں تعزیہ داری کرتے تھے۔ فقیر پیک بنتے تھے۔ کوئی نشانچی کوئی نقیب بنتا تھا کوئی تاشہ کوئی ڈھول کوئی جھانجھہ تعزیوں کے آگے بجاتا تھا۔ کوئی مرثیے پڑھتا تھا۔ مرثیے خوانوں کو درگاہ میں سے چار چار طشتریاں بن چکنی ڈلیان تجنے ہوئے خربوزے کے بیج اور دھنیے کی ملا کرتی تھیں۔ بڑی دہوم سے عَلَم اُٹھائے تھے محرم ہو چکا۔ آخری چہارشنبہ آیا۔

آخری چہارشنبہ

صفر جسے تیرہ تیزی کا مہینا کہتے ہیں۔ اس مہینے کی تیرہ دن تاریخ ہوئی۔ دیکھو اچنے کی سلونی گھنگھنیاں نون مرچ ڈال کے اور گیہوں کی پھیکی گھنگھنیاں اُبال کے اور خشخاش اور کھانڈ ڈال کے تابون میں نکال کے نیاز دی پھر بانٹ دیں۔ اس مہینے کے آخری بدھ کو بادشاہ نے صبح دربار کیا۔ دیکھو اچھا ہوا سنے کا دار و غہ سونا چاندی کے چھلے چاندی کی کشتی میں لگا کر لایا۔ چار چھلے اس میں دو سونے کے دو چاندی کے بادشاہ نے آپ پہنے۔ دو ولیعہد کو ایک ایک اور

شاہزادون کو اپنے ہاتھ سے دیے باقی اور امیر امراؤن کو تقسیم ہو گئے سب نے مُجرا کیا - نذرین دین - دربار برخاست ہوا - بادشاہ اپنی بیٹھک مین آئے - وہ چارون چھلّے جو آپ پہنے تھے - ملکہ زمانی کو دیے - تیسرا پہر ہوا - دیکھو اکوری کوری ٹھلیان (بادشاہ بیگم) آئین - سے پہلے ایک ٹھلیا مین تھوڑا سا پانی اور ایک اشرفی کپڑے مین لپیٹ کر اُس مین ڈالی - بادشاہ کے آگے کھڑے ہو کر سر پر سے پیچھے پھینکدی - او ہو ہو!! وہ تڑاق سے ٹھلیا ٹوٹ گئی اشرفی حلال خوری اُٹھا لے گئی - ایلو! اب تھوڑا سا پھونس لا کر جلایا - بادشاہ نے اُس کو لانگا - لو اب بیگماتون اور شاہزادون کو ٹھلیان تقسیم ہونے لگین - کسی ٹھلیا مین پانچ کسی مین چار کسی مین دو روپے کسی مین ایک ہی روپیہ ڈال - کہاریون کے سر پر رکھوا - جسولنیون کو ساتھ کر سب کے ہان بھیجین سب نے اِن کو انعام دیا - اور ٹھلیان ہے کر اُسی طرح کھڑے ہو کر توڑ دین - جو کچھ ٹھلیون مین تھا وہ حلال خوریان اُٹھا لے گئین -

تیسرے پہر سبزہ روندنے باغ مین گئے - آخری چہار شنبہ کی عیدیان شاہزادون کے اُستاد، سنہری روپہلی تیجھو لدار

کاغذ پر لکھ کر لائے شاہزادون کو عیدیان اور چٹھی دے۔ عیدیون کے روپیے ۔ رخصت ہوئے ۔

عیدی آخری چہار شنبہ

آخری چار شنبہ ماہ صفر		جانب باغ سیر کن بنگر
ہر کہ امروز میکند شادی		غم نہ بیند بقول پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینا کہتے ہین ۔ پہلی تاریخ اِس مہینے کی ہوئی ۔ موتی محل مین فرش فروش ہوا ۔ بیچ مین بادشاہ کی مسند لگی تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے ۔ دائین بائین مشایخ لوگ سامنے قوال آکر بیٹھے ۔ گانا شروع ہوا ۔ اہلِ فقیر ایشمانخون مین سے کسی کو حالت آئی ۔ دیکھو اُکیا پٹخنیان کھا رہا ہے ۔ او ہو اوہ حال کھیلتے کھیلتے کھڑا ہو گیا ۔ بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہو گئے جس شعر پر حالت آئی ہے قوال اسی کو گھڑی گھڑی گائے جاتے ہین زور زور سے ڈہولکی پیٹے جاتے ہین ۔ وہ حال کھیل چکے ہوش مین آگئے چپکے ہو کر بیٹھ گئے ۔ بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے

گانا موقوف ہوا۔ الاچی دانون کے خوان آئے ختم ہوا۔ الاچی دانے تقسیم ہوئے۔ بادشاہ اپنی بیٹھک مین آگئے سب لوگ خصت ہوگئے۔ اب بارہ دن تک روز یہی طرح مجلس اور صبح شام کھانا مشایخون اور ملنگون کو ملے گا۔ بارہوین تاریخ ہوئی دیکھو امحل اور مہتاب باغ کی درگاہ مین ٹھاٹھ بندی ہو رہی ہے۔ لال لال کنول اور قمقمے۔ اُن مین دغدغے رکھے گئے۔ رات ہوئی۔ روشنی ہونے لگی۔ پہلے بادشاہ محل کی درگاہ مین آئے۔ ختم ہوا۔ مٹھائی بٹی۔ پھر مہتاب باغ کی درگاہ مین آئے۔ مشایخ جمع ہوئے۔ قوال گانے لگے۔ یہان ٹھونکے تھوڑ پر ختم ہو رہا ہے۔ دیکھو اودھ کی پیالیان بٹ رہی ہین

عُرس

اسی مہینے کی چودھوین تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ کا عرس ہوتا ہے بادشاہ خواجہ صاحب مین آئے اور شہر کی خلقت بھی جمع ہوئی۔ بادشاہ نے مزار پر کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھی۔ گلاب صندل پھول ملا کر چمچے سے قبر پر ڈالا۔ ستر روپے نذر اور بیس روپے کا شامیانہ دس روپے کا قبر پوش چڑھایا۔ ساٹھ روپے خادمون اور مشایخون کے

کھانا پکوانے کو دیے۔ ایلو اوہ روشنی اور باجے گاجے سے منہدی آئی۔ دیکھو! گلاب کے شیشے قبر کا غلاف شاہزادون کے سر پر ہے۔ مہندی کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہین۔ درگاہ مین آکر گلاب کے شیشے اور منہدی چڑہا دی۔ غلاف قبر پر ڈالا ختم ہوا بادشاہ نے محل مین آکر خاصہ کھایا آرام کیا۔ صبح کے ختم مین شامل ہو سب وہان سے رخصت ہوئے۔

گیارہوین حضرت غوث الاعظم رح

ربیع الثانی کے مہینے کو میران جی کہتے ہین۔ اس مہینے کی گیارہوین تاریخ ہوئی۔ دیکھو! دیوان خاص کے صحن مین آتشبازی گڑی انار پھلجڑی۔ مہتاب۔ جائی جوئی۔ ہت پھول۔ چھچھوندر چکر۔ گنج۔ پٹاخے۔ چرخیان۔ ہوائیان۔ زمینی گولے آسمانی گولے۔ خدنگ۔ چدر۔ کوٹھی۔ پنکھیان۔ سانپ درخت ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہین۔ ایک بانس کی کھپچیون کا بنگلہ سا بنا ہوا۔ اوپر پنی۔ ابرک لال کا غذ منڈھا ہوا اس کو منہدی کہتے ہین دیوان خاص مین رکھی گئی۔ دسترخوان بچھا سب طرح کا کھانا چنا گیا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے منہدی

روشن کی۔ پھر دسترخوان پر حضرت غوث الاعظم رح کی نیاز دی آتشبازی چھٹنے لگی۔ کھانا تقسیم ہوا۔ صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ میں مشائخ جمع ہوئے۔ بادشاہ آئے ختم ہوا۔ تبرک بٹا۔

سترہوین

اسی مہینے کی سترہوین تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کا عرس ہوتا ہے۔ دیکھو رات کو درگاہ مین مشائخ جمع ہوئے پہلے ختم ہوا۔ پھر قوالی ہونے لگی۔ مشائخون کو حال آنے لگے۔ صبح کو بادشاہ آئے۔ درگاہ مین فاتحہ پڑھی۔ چار اشرفیان اور بتیس روپے درگاہ مین نظر چڑھائی۔ دو سو روپے عرس کے مصارف کے خادمون کو دیے۔ ختم مین شامل ہوئے تبرک کی ہنڈیان اور چھینٹے خادم لائے بادشاہ نے ایک اشرفی تبرک کی اُن کو دی پھر سوار ہو گئے۔ دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی۔ درگاہ مین نذرین چڑھنے لگین خادمون کی گوڑی ہونے لگی۔ اپنی اپنی اسامیان تاک تاک کے دو دو تبرک کی ہنڈیان۔ کھیلین بتاشے شکر پارے اُن مین بھرے ہوئے۔ آٹے سے اُنکے منہ لپے ہوئے۔ خادم اُنکو دیتے ہین اور

۱؎ عمامہ۔ دستار۔ مگر خادم لوگ ایک دس بارہ گرہ کا کپڑے کا ٹکڑا سر سے لپیٹ دیتے ہین ؎

گرہ گرہ بھر کے دھوتر کے سبز اور سفید پھینٹے اُن کے سر سے باندھ دیتے ہیں - بہت سی خاطر مدارات کر کے اُن سے کہتے ہیں "ہم آپ کے دعاگو قدیم ہیں - رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ شریف میں دعا میں مانگتے ہیں" اپنا معمول اُن سے لے لیتے ہیں - اب درگاہ شریف میں ناچ ہونے لگا - دیکھو کوئی ناچ دیکھ رہا ہے - کوئی باؤلی میں سیڑھیوں پر بیٹھا نہا رہا ہے کوئی چت کوئی پٹ تیر رہا ہے - کوئی دھما دھم اوپر سے کود رہا ہے - لوگ باؤلی میں کوڑیاں پیسے پھینک رہے ہیں - لڑکے غوطے لگا لگا کر نکال رہے ہیں - سودے والے پکار رہے ہیں - تازی گرما گرم کچوریاں ہیں - برفی ہے تازی دودھ کی - مکھن ہے ملائی سے میٹھا - کوزے ملائی کی برف کے کسیرو ہیں میوے - گیلے فالسے ہیں شربت کو - ڈالی ڈالی کا گھلا ہی پونڈی ہے - سیاہ پچھے ہیں ہاتھوں کے کھلونے ہیں "بار ہے پھولوں کے" - کوئی مقراضی حلوا لئے بیٹھا ہے کوئی کباب لونگچڑے گلگلے شیرمال - باقرخانی خمیری روٹی - نہاری بیچ رہا ہے - گنڈوالے حقہ پلاتے پھرتے ہیں پنواڑی گلوریاں بنا رہے ہیں - کٹوے چھنک رہے ہیں فالودے والے

نالودہ - پن بھتا - تخم ریحان - اولے - گلاب پاشی - کٹورے
بچے لئے بیٹھے ہیں - لو اب دوپہر ہوئی - اب میلہ ہمایون کے
مقبرے مین آیا - دیکھو تو کوئی جھول جھلیون مین جھولا جھولا کیسا
ہگّا بکّا پھر رہا ہے - کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین لیٹا آرام
لے رہا ہے ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے - بگلا - کل چڑا
دوپلکا - دوپنا - کل دمہ - کانڑا - کنکوا اڑ رہا ہے - کل سیری - لال ڈھی
کلیجہ جلی - دو باز پریون دار - الغن تکلین بڑھ رہی ہین - ایک
دوسرے کی ڈھیری پکار رہا ہے - جو کوئی ہم سے نہ لڑائے اُس کی
ڈھیری سہے - لو پیچ لڑ گئے - ڈھیلین چلنے لگین - وہ کسی کا کٹ گیا -
آہا!!! کیا غل مچایا ہے - وہ کاٹا - جس بیچارے کا کٹ گیا - اُس کا منہ
تو کیا فق فق ہو رہا ہے - کسی کا ہتے پر سے اکھڑ گیا - کسی کا کنّیا نے
لگا - کسی کا چکرا رہا ہے - کسی کی دال جوتی ہو گئی - کوئی جھم کر رہا ہے
کوئی دھمکیان دے رہا ہے لو کنکوے بازی ہو چکی -

آہاہا!!! - دیکھنا وہ کسی شاہزادے کی سواری آئی آگے آگے
سپاہیون کے تمن ہین - باجا بجتا آتا ہے - نقیب چوبدار پکارتے
آتے ہین - صاحب عالم پناہ سلامت عماری مین آپ بیٹھے ہین

کنکوے کا نام ہے سلہ آپس مین مل گئے ۱۲

خواصی مین مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے پیچھے سوارون کا رسالہ
چلا آتا ہے ۔ مقبرے کے دروازے پر فیلبان نے ہاتھی بٹھادیا سب
جلوس ٹھہر گیا ۔ سلامی اتاری کہارون نے نالکی لگادی ۔ نالکی مین
سوار ہوکر اندر آئے وہ خواص مورچھل لیکر ادہر ادہر آگئے ۔ اور
سب ارد گرد ہوگئے ۔ نقیب چوبدار آگے آگے ہٹو بڑہو صاحب کہتے
چلے ۔ مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل اتر کر اوپر آئے ۔ یہان پہلے
سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا ہے ۔ سپاہیون کا پہرہ لگا
ہوا ہے اپنی مسند پر بیٹھ کے میلے کی سیر دیکھی ۔ ناچ رنگ دیکھ
سوار ہوگئے ۔ شام تک سب میلے کے لوگ چنپت ہوئے ۔ اب
دیکھو! پتون اور چھلکون کے ڈہیر ۔ مکھیون کی بھنکار کے سوا کچھ بھی
دکھائی دیتا ہے ۔ یا تو وہ کہا گہمی تھی ۔ یا دیکھو اب کیا سناٹا ہوگیا ۔ اب
مقبرہ کیسا سائین سائین کرتا ہے ۔ دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے ۔ لو
صاحب سترہوین ہوچکی ۔

مدار صاحب

جمادی الاول کے مہینے کو مدار کا مہینا کہتے ہین ۔ پہلی تاریخ ہوئی
قلعہ کے نیچے مدار صاحب کی چھڑیان کھڑی ہوئیں ۔ دیکھو! شام کو

چھبلب دار ڈھول بجاتے۔ مدار صاحب کی چھڑی سے لئے دیوان خاص
میں آئے۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ مالیدون کے خوان آئے چھبلب دار
نے پھولون کی بدھی مدار صاحب کے سامنے رکھی۔ نیاز ہوئی۔ مالیدہ
سب کو بٹ گیا۔ بدھی بادشاہ نے پہن لی۔ دیکھو کیا لمبا لمبا لہنگا آیا۔
کرکری تاش کا پھریرا ہے اور چاندی کی کٹوری ہے چھبلب دار
کو دیکر رخصت کیا۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے مدار صاحب کی درگاہ
مین چڑہے گا۔

خواجہ صاحب کی چھڑیان

جمادی الثانی یہ خواجہ معین الدین کا مہینا کہلاتا ہے۔ چودہوین
تاریخ سے قطب صاحب مین دور دور کی خلقت آکے جمع ہوئی۔ اجمیر
شریف مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا بڑی دہوم سے عرس
ہوتا ہے یہان سے اکٹھے ہو کر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہین اُسکو میدانی
کہتے ہین۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ مین ختم ہوا صبح کو
سولہوین تاریخ میدانی رخصت ہوئی۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان
تمامی کے پھریرے کا جھنڈا دیا۔ تھوڑی دور جلوس کی سواری

لہ جھنڈا۔

سے میدنی کو پہنچانے گئے۔ دیکھو اجو لوگ اجمیر شریف گئے ہین اُن کے گھرون مین رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے جاتے ہین۔ ا

ابلوا اجمیر شریف سے لوگ پھر کر آئے۔ کنبے والون نے دہوئے ہوئے تل اور چاول اور کھانڈ سینیون (خوان) مین لگاکر ان کو بھیجے اس کو چاب کہتے ہین۔ تل ماش اور ٹکے تصدق کو جلیبیون کے کونڈے کپڑون کے جوڑے۔ خوان اور کشتیون مین لگاکر انھون نے وہان کی سوغاتین۔ درگاہ کا صندل۔ صندل کی کنگھیان۔ کنگھے تسبیحان۔ تھولی۔ جا نمازیان۔ جے پور کے چادرے۔ انگوچھے۔ رومال جنتریان۔ کلیان چلمنین کہوڑی عطر سب کو دیا۔

رجب

اس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعہ کو مردون کی تبارک ہوتی ہے۔ دیکھو اگھی کھانڈ اور میدے کی میٹھی روٹیان اوپر سونف اور خشخاس لگا کے تیندور (تنور) سے پکوا ہین۔ سورۂ تبارک جو قرآن شریف مین ہے چالیس دفعہ پڑھوائی۔ ایک ستھری چوکی پر

دسترخوان بچھایا اسپر روٹیان رکھین - کوری بدھنیون مین پانی بھر کر
اور جوڑا - تسبیح - مسواک - جانماز کنگھی - جوتی کشتی مین لگا کے سامنے
رکھا - اگرسوز مین لوبان روشن کیا - نیاز ہوئی - بدھنیان اور جوڑا
اور چوتھائی روٹیان مسجدون مین بھیجدین - باقی سب کو تقسیم ہوگئین
اس کو تبارک کہتے ہین - اسی مہینے مین حضرت جلال بخاری کے کونڈے
ہوتے ہین - دیکھو بڑے بڑے کونڈے - مٹی کے آئے - پلاو - زردہ
کھیر ان مین بھر کر نیاز دیکر لٹوا دیئے -

شب برات

اس مہینے کی چودھوین تاریخ شاہزادون کے استاد لال سفید چمکتی
ہوئی عیدیان لکھ لکھکر لائے - شاہزادون کو دین -

عیدی

آمد شب برات جہان پر چراغ شد   بازار ز شگفتن او صحن باغ شد
انار و پھلجھڑی و ہوائی و ماہتاب   گلہائے بوستان بہمین بزم باغ شد

استادون کو عیدی کے اشرفی روپیے سلے تکیون مین جھپی ہوئی
دیکھو انسا کوری کوری ٹھلیان آبخورے آئے ایک بڑی سی
پھولی پر دو دو لاکر پانی بھر کر رکھے گئے - شیر مالین اور پٹھے کی

رکابیان ۔ قابین آئین ۔ اگر سوز مین نوبان روشن ہوا حضرت صلعم حضرت امیر حمزہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ۔ بابر بادشاہ اور سب بچے مردون کی جدا جدا قابون ۔ شیر مالون ۔ پانی کے آبخورون پر ۔ اور دودھ پیتے بچے جو مرے ان کی دودھ کے آبخورون پر نیاز ہوئی حضرت فاطمہ کی نیاز کا بیوی زنون کو ۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا خاص ان کی اولاد کو ۔ باقی ہمہ شما کو بٹ گیا ۔ تیسرے پہر کو آتشبازی شاہزادون اور شاہزادیون کو تقسیم ہوئی ۔ دیکھو رات کو ہتیون کے ہاتھی کیوڈل بھرے ہوئے مٹی کے ان کی سونڈ اور سر پر چراغ بنے ہوئے ہتیون کی ہٹریان تنگلے کی صورت کی مٹی کی بنی ہوئین اوپر چراغ بنے ہوئے ۔ روشن ہوئین ۔ سب نے مبارک باد دی ۔ تاشے باجے نوبت خانے ۔ روشن چوکی والیان باجا بجانے لگین ۔ بڑی خوشی ہوئی ۔ آتشبازی چھٹنے لگی ۔

لو اب بادشاہ امام باڑے مین آئے ۔ دیکھو اپنے ہاتھ سے روشنی کی کنگنی کی کھیر پکا کے آئی ۔ ایک چمچے مین لے کر پہلے ذراسی آپ چکھی ۔ پھر ایک ایک چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے دیا ۔ پھر اکے سب نے لے لیا ۔ اپنی بیٹھک مین آئے خاصہ کھایا ۔ آرام کیا ۔

رمضان

دیکھو دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے ابر بدلی
کے سبب سے جو انتیسوین کو یہان چاند نہ دکھائی دیا۔ اور کہین کسی
گانون قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آگیا تو سانڈنی سوار وہان کے
قاضی یا رئیس یا کسی معتبر آدمیون کی گواہی لکھوا۔ مارا مار کرتے حضو
ر مین آئے۔ چاند کی خبر پہنچائی۔ بادشاہ نے عالمون سے فتویٰ
لیکر توپون کا حکم دیا۔ گیارہ توپین رمضان کے چاند کی چلین۔ جو
انتیسوین کو کہین چاند نہ دکھائی دیا تو تیسوین کی شام کو توپین چلین
سب بیگماتین حرمین سرتین ناموسین چھپی والیان گاتین شاہزادے
شاہزادیان مبارک باد کو آئین۔ تاشے باجے روشن چوکی
نوبتخانے والیان مبارک بجانے لگین۔ دیکھو بادشاہ کے ہان سے
پنیر کی چکتیان۔ مصری۔ کے کوزے سب کو تقسیم ہوئے دو گھڑی
رات آئی۔ وہ عشا کی اذان ہوئی۔ دیوان خاص مین نماز کی تیاری
ہوئی۔ باریدار نے عرض کیا۔ کرامات اجماعت تیار ہے بادشاہ
برآمد ہوئے۔ جماعت سے نماز پڑھی۔ ڈیڑھ پارہ قرآن شریف کا
تراویحون مین سنا۔ پھر بیٹھک مین آئے کچھ باتچیت کی جھنڈا

نوش کر پلنگ پر آرام کیا۔ ڈیرہ پہر رات باقی رہی۔ اندر محل۔ باہر
نقار خانے۔ اور جامع مسجد میں پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا
سحری کے خاصے کی تیاری ہونے لگی۔ دوسرے ڈنکے پر دسترخوان
چنا شروع ہوا۔ تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا۔
سبھنڈا نوش فرمایا لو اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ صبح کی توپ
چلی۔ کلی کی آب حیات پیا۔ اب کھانا پینا موقوف ہوا روزے کی
نیت کی۔ صبح ہوئی۔ نماز پڑھی۔ درگاہ میں جا کر سلام کر کے باہر
ہوا خوری کو سوار ہوئے۔ سواری پھر کر آئی۔ محل میں لوگوں کی
کچھ عرض و معروض سنی۔ دو پہر کو شکر کیا۔ تیسرا پہر ہوا
محل میں تیندور گرم ہوا۔ بادشاہ کے لئے دیکھو ایک سنہری
کرسی شیر کے سے پایوں کی۔ پشت پر سنہری پھول پتے کٹے ہوئے
مخمل کا گدہ نرم نرم اس پر بچھا ہوا تیندور کے سامنے لگی ہوئی ہے۔
بیگماتیں جس میں شاہزادیاں اپنے ہاتھ سے بینی۔ روغنی
میٹھی روٹیاں۔ کلچے۔ تندور میں لگا رہی ہیں۔ بادشاہ بیٹھے

سیر دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔

کسی کی روٹی اچھی لال لال اتری۔ وہ کیا خوش ہو رہی ہے کسی کی
جل گئی۔ کسی کی تندور میں گر پڑی۔ کسی کی ادھ کچری رہ گئی

دیکھو ان پر کیا تھیقے لگ رہے ہیں - بیسیوں لوہے کے چولھے گرم
ہیں - پتیلیاں ٹھنٹھنا رہی ہیں - اپنی اپنی بہاوں کی چیزیں آپ
پکا رہی ہیں - دیکھو تتی - نوشے - بتھی کا ساگ ہے - کہیں ہری
مرچیں - سو تیا کے پھولوں کے بیچ کی سبز سبز ڈنڈیاں - بینگن کا
دلمہ گھینے کی تکاری - بادشاہ پسند کریلے - بادشاہ پسند دال ہے
کہیں بڑے - پھلکیاں - پوریاں - شاہی کباب تلے جاتے ہیں
کہیں پتھروں کے کباب - حسینی کباب - تکوں کے کباب - نان پاؤ
کے ٹکڑے گاجر کا حلوا اور طرح طرح کی چیزیں پک رہی ہیں - سب
بہا رہی ہیں - الٹو کوئی روز سے خود سامنے آگئی - دیکھو اس کا کیا
لکھا ہو رہا ہے - کوئی کہتی ہے روزے خود رضا کے چور - ہاتھ
میں بیڑا منہ میں کیڑا - کوئی کہتی ہے - روزے خوروں پہ کیسا
تباہی ہے - ٹوٹی جوتی پھٹی سڑالی ہے - آخر یہاں تک اس کا
ناک میں دم کیا کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی -

الٹو دو کسی کا دوڑا آچھالا - ہیں اے بی یہ کیا ہوا ؟

کسی لونڈی باندی سے کچھ کام بگڑ گیا تھا - آپ ہی
سامنے پڑیں تو مٹ چھوڑ - کہیں ہنڈیاں چولھے پر سے چھٹیا
پٹکا آپ ہی منہ تھوتھا سے - الٹو اٹھوا اٹی پٹی پڑی

ہنسا - منہ سے بولین نہ سر سے کھیلین - ایک آتی ہو تو جاتی
ہے دوسری آتی ہے منانی ہے - بوا خدا کا روزہ رکھو۔
تمہارا دن بھر ظلم توڑو ایسے روزے سے کیا فائدہ ! سنکے نے
تو فوراً کیا تم نے کیا - ایک دفعہ ہی تیکھی ہو کر جھلا کے بولین
بس بی بس - اپنی زبان کو لگام دو - اپنی کرنی اپنی بھرنی
تم بڑی خدا ترس ہو - کھڑی جنت مین جاؤ گی تو اپنے واسطے
ہم دوزخ کا کندہ ہین سگے تو اپنے واسطے - چلو بی چلو - اس
چنڈالنی کے منہ نہ لگو - اس کے سر پر تو آج شیطان چڑھا
ہے - تھو تھو چھا ہین چپو ہین - خدا ایسے کے پرچھاوین سے
بچائے ہے -

دیکھو ! ابھین دکانین لگاتے صحن مین پھولون کے
گنجے کو نتھ رہی ہین - سب فصل کے میوے ترکاریان
بیچ رہی ہین - ایک ایک پیسے کی چیز کے چار چار لے رہی ہین -
وہی بڑے فانوسے ہورین والیان سر پر رکھے بیچتی پھرتی
ہین - لو عصر کا وقت ہوا - نماز ہو چکی پڑھ کے روزہ کشائی کی
تیاریان ہونے لگین - دیکھو ! ایک طرف گلاس طشتریان کا بیان
پیالے پیالیان رنگ برنگ کی چینی کی - اور چھوٹے سینیون مین

حلق میں کانٹے پڑ گئے - کوئی کہتی ہے - ہائے بھوک کے مارے
کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے - روزے میں کتنی دیر ہے - سب کے کان
توپ پر لگے ہوئے ہیں - ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی
ہیں - ہرکاروں کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے - لو وہ سورج غروب
ہو گیا - مشرق سے سیاہی اٹھی - روزے کا وقت ہوا - بادشاہ
نے توپ کا حکم دیا - ہرکاروں نے جھنڈیاں ہلائیں - وہ روزہ
کی توپ چلی - دھائیں - اذانیں ہونے لگیں - اس وقت کی
خوشی دیکھو کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہو گئیں - پہلے
ذرا سے آب زمزم یا کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولا
پھر شربت کے گلاس ہاتھ میں لے چمچوں سے شربت پیا - کسی
پیاس کی بیتابی میں گلاس ہی منہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا - ذرا
ذرا سی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا - پھر نماز پڑھ پڑھ کے گلوریاں
کھائیں - سارا رمضان اسی چہل پہل میں گذر گیا -

الوداع

آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی - بادشاہ جلوس سے
سوار ہوئے - جامع مسجد کی سیڑھیوں کے پاس کہاروں نے ہوادار

ہاتھی کے برابر لگا دیا - بادشاہ ہوادار میں سوار ہو جامع مسجد میں
آئے حوض کے پاس آکر ہوادار میں سے اترے آگے خاص بردار
نقیب چوبدار ہٹو بڑھو کرتے پیچھے شاہزادے امیر امرا ادب
قاعدے سے اندر آئے - دیکھو امام کے پیچھے بادشاہ کا مصلے جانماز
بائیں طرف ولیعہد کا - دائیں طرف اور شاہزادوں کے مصلے
لگے ہوئے ہیں - بادشاہ ولیعہد اور شاہزادے اپنے اپنے
مصلوں پر آکر بیٹھے - امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا - امام جی منبر پر
کھڑے ہوئے - توشہ خانے کے داروغہ نے تلوار امام جی
کے گلے میں ڈالی - قبضہ پر ہاتھ رکھ کر امام جی نے خطبہ پڑھنا
شروع کیا - جب خطبہ پڑھ چکے اور بادشاہوں کے نام ہو
چکے - جس وقت بادشاہ وقت کا نام آیا توشہ خانے کے داروغہ
کو حکم ہوا اس نے امام جی کو خلعت پہنایا - تکبیر ہوئی امام
نے نیت باندھی سب نے امام کے ساتھ نیت باندھی دو
رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا - دعا مانگی - سنتیں پڑھ کر بادشاہ
آثار شریف میں آئے - زیارت کی - پھر سوار ہو کر قلعہ میں
آئے - انتیسویں تاریخ ہوئی سانڈنی سوار چاند کی خبر کو روانہ
ہوئے - دیکھو سب کی آنکھیں آسمان پر لگی ہوئی ہیں

اگر چاند دیکھ لیا یا کہیں سے گواہی شاہدی آگئی تو بڑی ہی خوشی
ہوئی۔ اور پھر بھی جوان عید ہوئی۔ نقار خانے کے دروازے کے
سامنے حوض پر پچیس توپیں عید کے چاند کی دھنا دھن چلیں۔ مبارک
سلامت ہونے لگی شادیانے بجنے لگے۔ نہیں تو پھر تیسویں کو
یہ رسمیں ہوئیں۔

عید الفطر

رات کو توپیں ڈیرے خیمے فرش فروش عیدگاہ روانہ ہوا۔ سواری
کا حکم ہوا۔ ہاتھی رنگے گئے۔ صبح کو بادشاہ نے حمام کیا۔ پوشاک بدلی
جواہر لگایا۔ خاصے والیوں نے جلدی سے دسترخوان چُنا۔ سویاں
دودھ۔ اوپر سے بتاشے چھوہارے ذرا ذرا کھیری سوئی کی دال اس پر
لگادی۔ بادشاہ نے نیاز دی۔ ذرا ذرا سا چکھ کے کلّی کی۔ باہر برآمد
ہوئے۔ چوبی نے خبرداری بولی۔ باہر تشریف ہوئی۔ سب چاؤش
قاعدے سے کھڑا ہو گیا۔ فوجدار خان نے ہاتھی بٹھا دیا۔ کہاروں نے ہوادار
ہاتھی کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ ہودے میں سوار ہوئے۔ دیوان عام
میں سواری آئی۔ اختشام توپ خانے کی توپوں کی اکیس آوازیں ہوئیں
قلعے کے دروازے پر پلٹنوں نے سلامی اتاری۔ اکیس توپیں چلیں

عیدگاہ کے دروازے پر سواری پہنچی۔ جلوس دو طرفہ کھڑا ہو گیا سلامی اتاری توپین سلامی کی چلنے لگین۔ دروازے پر سے بادشاہ ہوادار مین اور ولیعہد نالکی مین اور سب پیدل عیدگاہ کے اندر آئے چبوترے پر سے اتر کر خیمے مین اپنے مصلون پر کھڑے ہو گئے۔ تکبیر پر تکبیر ہوئی۔ سب نمازیون نے صفین درست کین۔ امام جی کے ساتھ سب نے نیت باندھی۔ دو رکعتین پڑھکر سلام پھیرا سب کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ ولیعہد شاہزادے اپنے مصلون پر بیٹھے رہے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کے گلے مین کالا توڑی پر تلہ اور تلوار ڈالی امام جی نے منبر پر کھڑے ہو کر تلوار کے قبضہ پر ہاتھہ رکھکر خطبہ پڑھا۔ جب بادشاہ کا نام آیا۔ توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ دعا مانگی۔ خطبہ کی ایک توپ چلی۔ اب دھوپ چڑھ گئی تھی۔ بادشاہ نگدمبر مین سوار ہوئے دیوان خاص مین آئے تخت طاؤس پر بیٹھکر دربار کیا نذرین لین۔ چھدون کے طرے اور ہار سب کو مرحمت ہوئے محل مین داخل ہوئے۔ چاندی کے تخت پر بیٹھکے محل کی نذرین لین خاصہ کھایا سکھ کیا۔

عید الاضحیٰ

ذوالحجہ کے مہینے کی دسوین تاریخ صبح کو جلوس سے سوار ہوئے۔ عیدگاہ مین
آئے۔ دوگانہ ادا کیا۔ دیکھو جو باتین عیدالفطر مین ہوئی تھین وہی سب
اس مین ہوئین مگر بات اس مین زیادہ ہے کہ عیدگاہ کے اندر جنوب
کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے۔ بیچون بیچ مین ایک چبوترہ بنا ہوا ہے
اس پر بادشاہ کی مسند لگی۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوئے ہین اور
گرد بڑے بڑے سیر پیچھے قناتین کھچے ہوئے ہین۔ ایک اونٹ بانات کی
جھول پڑی ہوئی سینہ پر چھرے کا نشان کیا ہوا رسون مین جکڑا ہوا فراش
پکڑے کھڑے ہین۔ دیکھو اب اونٹ کی قربانی ہوتی ہے۔ بادشاہ اونٹ
کے پاس آئے۔ فراشون نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اونٹ کے
بیچ مین تان لی۔ توپخانے سلیخانہ کے داروغہ نے بادشاہ کے ہاتھ مین برچھی دی
قاضی نے اونٹ کی قربانی کی۔ دعا پڑھوائی۔ بادشاہ نے دعا پڑھکر
چھرے کے نشان پر اونٹ کے تاک کر برچھی ماری۔ قاضی نے گلے سے ذبح
کیا۔ بادشاہ سوار ہو کر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے۔ یہان ایک بکرا
ولیعہد کا مہندی مین رنگا ہوا کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اسکی قربانی کی۔ خیمے مین
مسند پر بیٹھے۔ بائین طرف ولیعہد داہنی طرف اور شاہزادے بیٹھ گئے

امیر امرا سامنے ہاتھہ باندھکر کھڑے ہو گئے۔ خاصے والون نے
جھٹ پٹ دسترخوان بچھا اونٹ اور دنبے کی کلیجی کے کباب اور
شیرمالین اُسپر لگادین۔ بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیرمال کا
اور ذرا سا کباب آپ منہ مین ڈالا پھر ولیعہد اور شاہزادون اور
سغرزا امیرون کو جو حاضر تھے کباب اور شیرمالین اپنے ہاتھہ سے
دین۔ سب نے مجرا کر کے لین۔ دربار برخاست ہوا خیمے مین
زنانہ ہو گیا۔ بیگماتین آئین۔ بادشاہ نے خاصہ کھایا۔ تھوڑی دیر
ٹھیر کے سوار ہوئے۔ دیوان خاص اور محل مین آ کے وہی عید کی طرح
دربار کیا۔ نذرین لین۔ قربانی کے بکرے حیثیت کے موافق سب کے
ہان بھیجے گئے۔

سلونو

اس رسم کا ذکر یون سُنا ہے کہ عزیزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ
سے اُن کے وزیر غازی الدین خان کو دشمنی تھی۔ ایک دن ایک
ڈھکوسلا بنا کر عرض کیا کہ حضور پُرانے کوٹلے مین ایک فقیر صاحب
کمال آئے ہین۔ بادشاہ نے حکم دیا اچھا بلاؤ۔ اُس نے کہا بہت
خوب۔ دوسرے دن پُرانے کوٹلے مین ایک موقع کا مکان تجویز کر

دو آدمی خنجر لیکر وہان چھپوا کھڑے کر دیئے اور بادشاہ سے
جھوٹ موٹ آکر عرض کیا ۔ کہ کرامات فقیر صاحب کہتے ہین ۔
ہم آپ بادشاہ ہین ۔ بادشاہ کو غرض ہے تو آپ ہمارے پاس
چلے آئین ۔ بادشاہ کو فقیرون سے بہت اعتقاد تہا ۔ فرمایا ہم
آپ چلتے ہین جب کوٹھے مین پہنچے ۔ وزیر نے عرض کیا جہان پناہ!
فقیر صاحب یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ناراض ہون گے ۔ بادشاہ نے حکم دیا
اچھا سب یہین ٹھہرین بادشاہ تن تنہا وزیر کے ساتھ اندر گئے ۔
جاتے ہی ان دونون نابکارون نے بادشاہ کے خنجر مین بھونکدین
اور کام تمام کرکے لاش کو دریا کی طرف پیچھے پھینکدیا ۔ آپ وہان
سے چپت ہوکر وزیر باہر آیا ۔ لوگون نے پوچھا حضور کہان ہین؟
کہا فقیر صاحب پاس بیٹھے ہین ۔ مجھے خوابگاہ مین سے ایک کاغذ
منگوایا ہے وہ لینے جاتا ہون ۔ تم سب یہین کھڑے رہو مین ابھی
الٹے پاؤن آتا ہون ۔ یہ فقرہ گھڑکے یہ بھی وہان سے سٹک گیا ۔ ادہر
دریا کی طرف سے کوئی ہندنی چلی آتی تھی کہین اس کی نگاہ پڑی کہ
کسی کی لاش پڑی ہے پاس آکر دیکھا تو پہچانا کہ ارے یہ تو ہمارے بادشاہ
ہین ۔ ہے ہے کس ظالم نے یہ کام کیا ۔ ؟ وہین بیٹھ گئی جب بہت
دیر ہوگئی تو یہ لوگ گھبرائے اور دراندر گھس گئے وہان دیکھین

تو بادشاہ نہ فقیر۔ ادھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگے۔ نیچے جھک کر جو دیکھیں تو بادشاہ قتل ہوئے پڑے ہین۔ اور ایک ہندنی پاس بیٹھی ہوئی نگہبانی کر رہی ہے۔ لاش کو اُٹھا کر لائے۔ نہلا دہلا ہمایون کے مقبرے مین دفن کیا۔ شاہ عالم بادشاہ نے اُس ہندنی کی اِس خیر خواہی پر کہ اس نے میرے باپ کی لاش کی رکھوالی کی۔ اُس کو اپنی بہن بنایا اور بہت سا کچھ اُس کو دیا۔ بہنون کی طرح ساری رسمین اُس سے برتتے رہے وہ بھی بھائی سمجھکر اپنی رسم کے موافق سلونو کے تیھوار کو بہت سی مٹھائی تھالون مین لے کر آتی تھی اور بادشاہ کے ہاتھ مین سچے موتیون کی راکھی باندہتی تھی۔ بادشاہ اُس کو اشرفیان اور روپیے دیتے تھے۔ شاہ عالم کے بعد اکبر شاہ نے اُس سے اور بہادر شاہ نے اُس کی اولاد سے یہ رسم نباہی۔

دسہرہ

دسہرہ کے دن بادشاہ نے دربار کیا۔ دیکھو! پہلے ایک نیل کنٹھ بادشاہ کے سامنے اڑایا۔ ایلو وہ باز خانے کا داروغہ باز اور شکرا لیکر آیا بادشاہ نے باز کو لیکر ہاتھ پر بٹھایا۔ لو دربار برخاست ہوا تیسرے پہر کو اصطبل خاص کا داروغہ خاص گھوڑون کو مینہدی سے رنگ رنگا

رنگ برنگ کی اُن پر نقاشی کر سونے روپے کے ساز لگا کر جھروکون کے نیچے لایا۔ بادشاہ نے گھوڑون کا ملاحظہ کیا۔ داروغہ کو انعام دیکر رخصت کیا۔

دوالی

لو آج پہلا دیا ہے۔ دیکھو محل مین سب کی آمد و رفت بند ہو گئی سقنیان۔ دہوبنین۔ مالنین۔ کہاریان۔ حلالخوریان تین دن تک محل کے باہر نہ نکلنے پائین گی۔ اور نہ کوئی ثابت ترکاریان محل مین آنے پائین گی۔ بینگن۔ مولی۔ کدو گاجر وغیرہ اگر کسی نے منگائی بھی تو باہر سے ترشی ہوئی آئی۔ اس لئے کہ کوئی جادو ٹکرے تیرے دیئے کو دیکھو آج بادشاہ سونے چاندی مین تلین گے۔ ایک بڑی سی ترازو کھڑی ہوئی۔ ایک طرف پلڑے مین بادشاہ بیٹھے۔ دوسری طرف چاندی سونا وغیرہ بادشاہ کے برابر تول کے محتاجون کو بانٹ دیا۔ ایک بھینسا۔ کالا کمبل۔ کڑوا تیل۔ ست نجا۔ سونا۔ چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدق ہوا۔ قلعہ کی برجون کی روشنی کا حکم ہوا کھیلین۔ بتاشے۔ کھانڈ اور مٹی کے کھلونے ہٹڑیان اور ہاتھی ہٹی کے اور گنون کی پچھاندیان۔ نیبو۔ کہاریان سر پر رکھے جھولنیان

اُن کے ساتھ ساتھ گھر گھر بانٹتی پھرتی ہین - رات کو ہٹیون کے ہاتھی ٹٹیون کی ہٹریان کھیلون بتاشون سے بھری گئین - اُن کے آگے روشنی ہوئی - نوبت - روشن چوکی - اور باجہ بجنے لگا - چارون کونون مین ایک ایک گنا کھڑا کیا - ٹٹیون مین ڈورے ڈال کر اُن مین لٹکا دیے - صبح کو وہ گنے اور نیبو حلال خوری کو دیدیے - رتھ بان بیلون کو بنا سنوار - پاؤن مین مہندی لگا رنگ برنگ کی اُس پر نقاشی کرسینگون پر قلعی اور سنگوٹیان ہاتھون پر کار چوبی پٹے اور سنکھ - گلون مین گھنگرو اور کار چوبی باناتی جھولین پڑی ہوئین - چھم چھم کرتے چلے آتے ہین - بیلون کو دکھا انعام اکرام سے اپنے کارخانون مین آئے دوالی ہوچکی

ہولی

دیکھو! ہولی مین جتنے سانگ شہر مین ہین سب بادشاہ کے جھروکون کے نیچے آئے - انعام لیکر رخصت ہوئے -

جھروکون کا زنانہ

دیکھو! بادشاہی جھروکون کے نیچے باغ ہے باغ کے نیچے دریا بہتا [illegible] ہے دریا کے کنارے خیمے کھڑے ہین - بیچ مین کشتیان [illegible]

ہین بھی خیمے پڑے - زنانے کا حکم ہوا - دور دور تک ریتی ہین پہرے لگ گئے کہ غیر کی بھنبھی بھی نہ دکھائی دے - چھوٹے چھوٹے بچّون اور عورتون سے دُکانین لگا ہین خضری دروازے سے اُتر کر شاہزادے اور شاہزادیان - محل - نومحلے کے سلاطین اور اُن کی بیگماتین خیمون مین آکر جمع ہوئین - ایلو وہ بادشاہ کی سواری آئی دیکھنا کہاریان کیا بے تکان ہوادار کندھون پر لئے چلی آتی ہین - ساتھ ساتھ خوجے سوچیل کرتے جھنڈا ہاتھ مین لئے اور حبشنیان - ترکنیان وغیرہ چلی آتی ہین وہ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو - ایلو سب کھڑے ہو گئے مجرا کیا - بادشاہ جہان نما مین آکے بیٹھے - باغ لوٹنے کا حکم دیا - اہاہا! - دیکھنا کیا سر پہ پاؤن رکھ کے دوڑین جیسے ٹڈی اول آ کے منڈ کرا تا ہے - دم بھر مین سامنے کے باغ کو نوچ کھسوٹ ڈالا کسی نے نیبو کھٹون کی جھولیان بھر لین - کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے ایک ایک کو کھڑی جھینچتی ہے - اچھی بوا آ نیو - یہ نگوڑی شیطان کی آنت تڑوائیو - بھلا اُس لس اور لوٹم لاٹ مین کون کسی کی سنتا ہے؟ -

کوئی آمون کے درختون پہ پتھر یان مار رہی ہے - کوئی چاکو سروتون سے بیٹھی گنّے کاٹ رہی ہے - لونڈیان باندیان جو ذرا

دل چلی تھیں - جھپ جھپ درختوں پر چڑھ گئیں توڑ توڑ کر وہین
بکھر بکھر کھانے لگیں -

اہاہا! دیکھنا کوئی تو گد سے نیچے گر پڑی کسی کے کانٹا کسی کے
کھٹر نیچ لگی - بھوں بھوں بیٹھی رو رہی ہیں - وہ تو کوئی جھلسا گئے اس باغ کو
تجھ سر مونڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا - مفت مین لہولہان ہو گئی -
لو باغ لٹ چکا -

دیکھو! نیبو نارنگی انار کٹھون وغیرہ کی جھولیان بھرے - ہاتھون
مین گنے لئے خوش ہوتی گرتی پڑتی چلی آتی ہین - کوئی بیچاری جو خالی
ہاتھ ہے تو کیا خفت کے مارے کتراتی کنیاتی آنکھ چرائے خفیف
خفیف اپنا سا منہ لئے چلی آتی ہے - سب اس کو چھیڑتی نکو بناتی چلی
آتی ہین - بس خفیف - دیکھو ہم یہ جھولیان بھر بھر کر لائے - او [illegible]
لے تو - تم اپنے جی مین نہ کڑھو وہ کہتی ہین - بوا تمھارا تم ہی کو مبارک [illegible]
بھاڑ مین پڑو - کیا موئی چار کوڑی کی چیز کے لئے اپنا منہ ہاتھ کانٹون
سے نچواتی - اپنی اچھی چوٹی پر [illegible] کر دون - ایسی کیا [illegible]
کی مان کا [illegible] تھا - اہاہا! سچ کہتی ہو - تمھاری خفت [illegible] آنکھون [illegible]
[illegible]

تمہاری وہی لومڑی کی کہاوت ہے - انگور کے درخت کے نیچے آئی -
خوشے لٹکے ہوئے دیکھکر بہت للچائی - بہت سی اچھلی کودی جب
کچھ نہ ہاتھ آیا یہ کہتی چلی گئی ابھی کچے ہین کون دانت کھٹے کرے -

لو اب خیمون مین آکر ناچ رنگ دیکھنے لگین - تا دن مین بیٹھکر دریا
کی سیر کرنے لگین - دریا کے کنارے آپس مین جھینٹم جھپاٹا لڑنے لگین
دیکھو کسی کا پاؤن کیچڑ مین پھسل گیا - ساری لت پت ہو گئی - کوئی دلدل
مین پھنس گئی - ان پر کیسے قہقہے پڑ رہے ہین - وہ کھٹ پانی اور رنگی
ہو کر ایک ایک کو کھینچتی اور پکارتی ہین - اے بی اگلی! ارے بی ڈھمکی!
آجیئو ادھر آئیو - ذرا چھین اس کیچڑ مین سے نکالیو - کوئی نوجوان اچھلکر
اپنا کانی دیتی ہے - کوئی کہتی ہے بوا تیکی پڑے تمہارے ڈھنگون پر اچھی
اچھی مین کیون جاتی تھین - اللہ رے تمہارا موٹا دیدہ! دلدل مین جا کودین
کیچڑ مین دریا کو دیکھکر آنکھین پھٹ گئین یا دیدے پتھرا گئے -

غرض بہت سی پولیسان ٹھٹولیان مارکر ان کو نکالا - لو اب پچھلے
دن ڈھلے آیا بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پاؤن تک
گلابی کپڑے پہنے ہین - دیکھو گلابی پوش دکھائی دیتے ہین دریا
کے کنارے گویا گلابی باغ کھل گیا سب سلاطینون کے گلابی کپڑے
گلابی پگڑیان - کنٹھے ہون پر بندوقین گلے مین پرتلے - کمر مین تلوارین

ہین - کوئی صوبہ دار - جمعدار - دفعدار - نشان بردار - کوئی تاشے باجے والا - کوئی نقیب نبکر اپنی ہلٹن جمائے کھڑے ہین ادہر اودہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ مین سے اُٹھ کر دہوم سے آیا - سلاطینون کی پلٹن نے سلامی اتار پنکھے کے آگے ہوئی اُس کے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیان چلین - ان کے پیچھے ہوادار مین بادشاہ اور شاہزادے شاہزادیان - سلاطینون کی بیگماتین - تخت کے اردگرد پنکھے کے ساتھ چلین درگاہ مین جاکے پنکھا چڑھا دیا -

بادشاہ اپنی بیٹھک مین آئے اور سب اپنے اپنے گھر گئے -

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے حیات بخش اُس کا نام ہے - بیچون بیچ مین ساٹھ گز سے ساٹھ گز چوکور حوض ہے - حوض مین جل محل ہے - شمال اور جنوب کو آمنے سامنے ساون بھادون دو مکان سر سے پاؤن تک

سنگ مرمر کے ہین - اُن کے بیچ مین چھوٹے چھوٹے حوض ہین
حوض مین پانی کی چادرین گرتی ہین - چارون طرف لال پتھر کی
بڑی بڑی چار نہرین ہین - اُن مین پانی جاری ہے - نہرون کے
گرد لال پتھر کی گلکاری کی کیاریان - کیاریون مین - گیندا گل مہندی
گل نورنگ - گل شبّو - نرگس - گل طرہ - سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے
موتیا - چنبیلی - جوہی - رائے بیل - گلاب - سیوتی - مدمالتی -
مولسری کے پھولون سے سارا باغ مہک رہا ہے - بلبل چہک
رہی ہے - سبزہ لہلہا رہا ہے - دیکھو آم - شہد کوزہ - بتاشہ
بادشاہ پسند - محمد شاہی لڈو وغیرہ - اور انار - امرود - جامن
رنگترہ - نارنگی - چکوترہ - کھٹا - نیبو - انجیر - شہتوت - بیدانہ
فالسہ - کھرنی - آڑو - شفتالو - آلوچہ - سیب - انگور - ناشپاتی
کمرک - بیری - کٹھل - بڑھل - پاکھل - گلرونده - وغیرہ کے درخت
پھل پھولون مین لدے ہوئے جھوم رہے ہین - مینہ کا جھمکا
لگ رہا ہے - مور جھنگار رہے ہین - پپیہا پیہو پیہو کر رہا ہی
کویل کوک رہی - ایلو وہ باغ کا زنانہ ہوا اور حکم ہوا کہ سر
سے پاؤن تک سب لال جوڑے پہنکر آئین - دیکھو سب نے

* آم کا نام ہے -

لال جوڑے رنگوائے - بارا مار کرکے ان پر مصالحہ ٹکوائے - باغ
مین خیمے کھڑے ہوئے - حوض کے گرد کلڑیون کی پاڑین بندھین
ان پر فرش ہوا - ایک طرف بادشاہ کی جہان نما کھڑی ہوئی - حوض
مین نوارشہ کے چھوٹے دوکانین لگین - مالنین - پنواڑنین - اور ترکاری
بیچنے سے - گوٹہ کناری - کپڑے والیان قرینے قرینے سے
بیٹھی ہین - بڑے والیان بڑے اور پوریان کچلکیان تل رہی
ہین - کبابنین کباب لگا رہی ہین - دہی بڑے والیان دہی
بڑے چٹنی چھڑک رہی ہین - بساطی اور سادہ کارون کے لڑکے
طرح طرح کا اسباب اور انگوٹھیان چھلے لئے بیٹھے ہین حلوائیون
کے چھوکرے پوریان کچوریان مٹھائیان بیچ رہے ہین -

اہا ہا! ذرا چپیرہ پلٹنون کو تو دیکھو - کیا چھوٹے چھوٹے
لڑکے تلنگون اور نجیبون کی سی وردیان پہنے بندوق توسدان
لگائے - تلوار باندھے برابر قدم سے قدم ملائے چلے آتے
ہین - ایلو وہ ٹھگنا سی توپین تختے کو لنڈا کر - نیلی وردیان
پہنے - توپین کھینچے لئے آتے ہین جا بجا چپیرہ پلٹنون کے پہرے
لگ گئے - توپین الگ ایک جا کے کھڑی ہوگئین - لو باغ
کی تیاری ہو چکی - اب بیگماتین اور شاہزادیان آنی شروع

ہوئین - لال لال چوچہاتے جوڑے جھجھاتے پہنے ہوئے سونے
مین پیلی موتیون مین سفید چھم چھم کرتی چلی آتی ہین - ساتھ
ساتھ انا مغلانیان - مانی - ددا - چھوچھو - ہتیا - نوکرین - چاکرین
لونڈیان - باندیان - ہاتھون چھاؤن اللہ - بسم اللہ کرتی صدقے
قربان ہوتی چلی آتی ہین - دیکھنا بلائون - صدقے گئی
واری گئی - بیچ بیچ مین چلو - سفید چادر اوڑھ لو - اس چھتے
مین چوٹی والا رہتا ہے - اور رستی کا بھی ڈر ہے - دور پار شیطان
کے کان بہرے - کسی کا کہین سایہ جھپیٹا نہ ہو جائے - تو یہ بوڑھا
چونڈا کورے استرے سے مُنڈ جائے - جو کسی نے بنا ؤ کوٹوکا
تو تھر آگیا - انا - مانی - ددا - پیچھے جھاڑ کے اس کے پیچھے چمٹ
گئین - حُف تمہاری نظر - تمہارے دیدون - رائی نون - دیکھو
تمہاری ایڑی مین گونگا ہوا ہے - اچھی دیکھیو اس کلجبی نے ایسا
ہونسا مجھے تو آج اپنی بچی کا پنڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے
ذرا اس کلجہاری کے پاؤن تلے کی مٹی چولہے مین جلائیو -

دیکھو اب باغ مین چارون طرف گانا بجانا اور آپس مین
ہجولیان مِلکر جھولون اور ہنڈولون مین جھول رہی ہین - ایک
ایک پر بولیان ٹھٹھولیان مار رہی ہین - آج تو اس لاجوڑے

پر چوٹ ہے - پھوٹ بہار شاباش بوا تم کو کون سنہری جوڑے کو کالی
گوٹ لگا کلیجی پھپھڑا کر دیا - واہ - اچھی یہ برا معلوم ہوتا ہے
خاک تمہاری ارواح - اچھی تمہین کیا نہین سوجھتا - دشمنون
کے ویدے پتھم ہو گئے - ایلو ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ
درگور تمہاری صورت یہ موا صدقے کا دوپٹہ اس پر یہ
تمہاری مصالحہ - اہا ہا کوے کی چونچ مین انار کی کلی - اس
کلوٹی شکل پر یہ لال جوڑا کیا کھلتا ہے - بی تمہاری وہی
کہاوت ہے کہ آ بوا لڑین لڑے ہماری بلا - بلا بیچائے
تمہین چپلا - چلو ہونے لگی - ذرا سی بات تم سے پوچھی
تھی - تم تو جھاڑ کا کانٹا ہو گئین - دیکھنا سڑو لی پاؤن کھار
آئین بیوی نوبہار - اچھی مین کہتی ہون تمہارا کیون ہڑا
گیا ہے - آدمی کدھر اٹھ گئے جو اکیلی پا کے پیچھے پڑ کاٹی پھرتی
ہو - او ہو ہو - اچھی تمہین ہماری جان کی قسم - ہمارا حلوا
کھائے - یہان کہو ہے کر کے بیٹے جو اس بڑ بیل کی دینچ
کو نہ دیکھے - سر گالا منہ بالا - سینگ کٹا بچھڑون مین ملین منہ
مین دانت نہ پیٹ مین آنت - لال جوڑا مٹکائے کیا ٹھٹے
بیٹھی ہین - ایلو ابیہ اوہ قہر توڑا کہ پوپلے منہ مین مسّی کی دھڑی

اور سوکھے ہاتھون مین مہندی بھی لگی ہوئی ہے -

اچھی یہ لال کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے - مگر کمبخت یہ مہندی اور مسّی کی دھڑی جمائے بغیر کیا ان کی سیری نہ تھی دیکھو لونڈیون پر غصہ ہو رہا ہے - اری گل بہار - نو بہار - سبزہ بہار - چنپا - چنبیلی - گل چمن - نرگس - مان کنور انند کنور - چنچل کنور - مبارک قدم - نیک قدم - کدھر گئین ایلو! وہ باغ مین کدکڑے لگاتی پھرتی ہین - سگڈے مارتی پھرتی ہین - بھلا ری علامہ دھر - قطامہ - چڑیل - نالزادی فحبہ بچی - سر منڈی - ناک کاٹی - ایسی شتر بے مہار ہو گئین ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا - سب کو ازار بند ڈال کر پہن لیا - کام کاج پردیدہ ہی نہین لگتا - ایک جا ٹے پاؤن ہی نہین ٹکتا - جلے پاؤن کی بلی کی طرح بجلی ہی نہین بیٹھین - سامنے باغ کے جانے لینی پھرتی ہین - بین لہو کے گھونٹ بیٹھی گھونٹ رہی ہون - کیسے تنکلے سے بل نکالتی ہون - کوئی دن کو یاد کرو بچون کو شور مل رہا ہے -

بوا تم بھی کیا تنتی رونی ہو - ذرا ذرا سی بات پر تسوے بہاتی ہو - ایسی کیا انوکھی - اچنبھ - جانِ آدم - نعمت کی مان کا کلیجہ

جیل کا موت - غضّا چیز تھی جو تم ایسی بلبلا گئین - چھوٹی
بہن تھی اگر اُس نے لیا تو کیا ہوا - آؤ مین تمھین اور منگا دونگی
اچھی دیکھتی ہو اس فتنی کو کیسا شیطان چڑھا ہے
کیسے دہیے ہیچار رکھے ہین - اپنا لہو پانی ایک کئے ڈالتی ہے
کسی عنوان نہین بہلتی - ارے کاکا! ارے فلان قُلی! جا بیو
بیوی کے لئے یہ چیز لا ہو - بیگم صاحب مین ابھی دیکھکر آیا
ہون کسی دکان پر نہین ہے - ایسا کیا بازار مین اوڑا پڑ گیا
یہ حرامی نکّا - مادر بخطا - کام چور نوالہ حاضر یہین سے بیٹھا بھیگی
بلّی بتا رہا ہے - ٹالم ٹولے کرتا ہے - اری یاقوت اری زمرد
تو جاکر جہان سے ملے ابھی ڈہونڈھ کے لے کر آ - اے لو یہ موا غارتی
کہین سے یہ موئے موٹے چھنگر موے پکوڑے اپنے
نگلنے اور ٹھوسنے کو اٹھا لایا - یہ تم ہی بیٹھکر ٹھورو - کھانے کو
بسم اللہ - کام کو نعوذ باللہ - یہ ہمارے نمک کا اثر ہے ان کی کیا
خطا ہے؟ چلو اب تو نہ روٹھو آؤ من جاؤ غصّے کو تھوک دو - بہنتا
چوچلے نہ بگھارو - مجھے یہ نکتوڑے نہین بہاتے - آپس مین بہن
کبیری کسی کم گرتا نہین کرتے - ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا
بڑی - تجھے تو دونون آنکھین برابر ہین تم کیا جنت مین لیجاؤ گے

وہ کیا مجھے دوزخ دکھاے گی - چلو نہین سنتی نہ منو - جوتی کی نوک سے
تم روٹھے ہم چھوٹے - ایلو وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے - ہم
بھی جھلے کو جاائین گے - نون مرچین لگائین گے -

لواب دو گھڑی دن باقی رہا حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی -
وہ جسولنی نے آواز دی - خبردار ہو - سواری آئی - دیکھو بادشاہ
کی بھی لال پوشاک ہے - لال ہی رنگے ہوے ہما کے پر ون
سے مورچھل ہین - بجھیرد پلٹنون نے سلامی اتاری - چھوٹی چھوٹی
توبین دغنے لگین - سب حوض پر آبیٹھین -

بادشاہ اپنی جہان نما مین آئے - سروقد کھڑے ہو کر
سب نے آداب مجرا کیا - دیکھو حوض کے گرد گویا گل لالہ کھل گیا
ایلو وہ بلغ لوٹنے کا حکم ہوا -

اہا ہا ! دیکھنا کیسی بے تحاشا گرتی پڑتی تو مجھیرین تجھیر دوڑ رہیا
کوئی جھپٹ مین آکر گر پڑی - دیکھو ! انا دد اکیسی پھپڑا جلاتی
بلبلاتی دوڑین جھٹ جھاڑ پونچھ کے اٹھالیا - ایک لوٹا پانی کا
اس جا سے چھڑک دیا - لاکھون فضیحتے کھڑی کر رہی ہین - تجھ گرانے
والی کو جہان اس کی دائی نے ہاتھہ دہوے قربان کردن - ایسی
سرمست ہو گئین - آنکھون پر چربی چھا گئی ہے ہمے یہ کیا آشا زمانہ آگیا ہلیٹین

وہین روڑے اچھلے - نہین بی دوا میٹ کے چوٹ ووٹ کہین نہین لگی - تم ناحق اتنے پھپھڑ دلاسے مچاتی ہو - کھیل ہین شاد وگدا برابر سے ہے دیکھو ادرختون کو بلا کی طرح جا کر لپٹ گئین - پھل پھول پتون تک نوچ کھسوٹ ڈالے - بیویان جھولی پھیلائے نیچے کھڑی ہین - لونڈیان باندیان اوپر سے توڑ توڑ کر ان کی گودی مین ڈالتی جاتی ہین - کوئی کہتی ہے اچھی میری دردانہ دلشاد مجھے وہ نگٹہ توڑ دے - کوئی کہتی ہے اچھی میری اچپل تو مجھے وہ بڑا سا کھٹا توڑ دے - مین تجھے ایک روپیہ دون گی - ایلو ایک جو آ مین انھین کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھ مین سے اچک لے گئین - یہ منہ تکتی کی تکتی رہ گئین - بولی چورون پر مور پڑے اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو خفت اتارنے کو اورون کا لوٹ لیا - اب یہہ سر خسر دچونڈا ایمان بھونڈا سب مین ٹھیکر ٹنیخیان بگھارین گی ہم بھی لوٹ لائے - مین اچھی کوسسس کوس کے ڈھیر کر دون گی الٰہی چھریان - کٹادن - انتی سار - زہر مار ہووے -

لو اب شام ہوئی - دونو وقت ملتے ہین جھٹ پٹا ہوگیا - بس صاحبو چلو چاندنے کھیت کیا - چاندنی چھٹکی - چاند کی بہار - لو لو دیکھو اب حوض اور نہر کی پٹریون پر بیٹھین چاندنی منا رہی

ہین - نواڑون مین ہتھی حوض مین پہر رہی ہین - سفید سفید پہولون
سے کنٹھے گلے ہین - کانون مین پہولون کی بالیان - لال لال کپڑون
پر عجب بہار دکہا رہی ہین - کہین ڈہولکی بج رہی ہے - گانا ہو رہا
ہے - کہین دس گہرا پچیسی - قصے - کہانیان - پہیلیان - مکریان
ہو رہی ہین - دس بیس ملکر کہڑی ہو گئین - آؤ بہی آنکھ مچولی
کہیلین - قطار باندہ کے ایک نے سامنے کہڑے ہوکر کہنا
شروع کیا - اڑنگ بڑنگ طوطی زبر تنگ - مائی جی کا تہان -
کہیلے چوغان ہریا ہر بس یہ نو یہ دس جس کے نام پر دس آتا گیا
اُس کو نکالتی گئی - اخیر مین جس کے نام پر دس آیا - وہ چور بنی ایک
بڑی بوڑہی کو بیچ مین دائی بناکر بٹھا دیا - دائی نے چور کی آنکہین
بہینچین اور سب نے کہا تمہاری گود مین کیا - چور نے کہا مٹھ
اُنہون نے کہا تمہاری آنکہین چٹر پٹر ہو وین جو تم آنکہین کہولو
یہ کہکر کونون کہترون مین جا چہپین - ایک نے آواز دی چور چہوٹے
دائی کی بلا ٹوٹے - دائی نے چور کی آنکہین کہولدین - چور ہکا بکا ادہر
اودہر دیکہتی پہرتی ہے ڈہونڈ بہال کے ایک آدہ کو پکڑا - وہ چہپ
بیٹھ گئی - چور کو کہنے لگی ہٹو تمہی یہ کہا سہی ہے - گاڑہی بہر ستہ دو
چور نے رستہ دیا - اور نکل نکل کے بہاگین - چور اُن کے پیچہے دوڑی

کسی نے دوڑ کے دائی کو چھو لیا - اور کہا دائی دائی - تیرے ساتون
بھائی - دوڑنے مین کوئی چور کے ہاتھ لگ گئی - یا ذرا سا چور کا ہاتھ
بھی کسی کو لگ گیا - یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی - تو اب یہ چور
بنی اور جو سات دفعہ چور بنی اس کا ایک ہاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے
دوپٹے سے باندھا - آدھا دوپٹہ ہاتھ مین پکڑے سارے بن
سے لئے کھنی پھرتی ہین - ہارین ساتون لینڈ تمہارین جب اس نے
تھک کر ناچارا اقرار کیا - ہان بھئی تمہاری جب اس کی ٹانگ کھولی
سات دن تک اسی طرح روز نئے سج دھج - انوکھے کھیل نرالی
باتین ہوتی رہین -

آٹھوین جمعرات کو پنکھے کی تیاری ہوئی - وہ بھاری بھاری
تلوان نئی نئی ٹکن کے لال لال جوڑے - سونے کے سچے جڑاؤ اور
موتیون کے گہنے پہنے - نک سے سک بناؤ سنگار کئے سارے
شہر کی عورتین امنڈ آئین - باغ گوناگون ہو گیا - دیکھنے والے اش
اش کرتے ہین طوطیان ہاتھ پسارتی ہین -

لو اب چار گھڑی دن باقی رہا چاندنی چوک کے باغ سے
پنکھا اٹھا -

دیکھو ہاتھی پر سونے کا پنکھا سچے سچے موتیون کی جھالر

اُس مین سچے آویزے - اوپر سونے کا مور - اُس کے پیٹ مین
گلاب کیوڑا بھرا ہوا - پنجون مین سے نکل نکل کے سب کو
معطر کرتا جاتا ہے آگے آگے پھولون کی چھڑیان نفیری بجتی
ہوئی - ہزارے چھوٹتے ہوئے - سپاہیون کے تمن باجا بجاتے
ہوئے - پیچھے سلاطین اور امیر امرا ہاتھیون پر سوار - دوطرفہ
آدمیون کی بھیڑ بھاڑ - اس دہوم دھام سے باغ کے دروازے
پر پنکھا پہنچا - سب لوگ باہر ٹھہر گئے سلاطین پنکھا لے کر اندر
آئے - بادشاہ سوار ہوئے - چھوٹی چھوٹی توپین ننھے ننھے
گولنداز دہنا دھن چھوڑنے لگے - بچھیرہ پلٹنین سلامی اتار آگے
ہوئین - اُن کے پیچھے تاشے باجے روشن چوکی والیان - تاشہ
ڈھول - جھانج - طبلہ - نفیری - بجاتی چلین - اُن کے پیچھے سلاطین
پنکھا لئے ہوئے - پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادار مین سوار
خوجے مورچھل کرتے حبشنیان - ترکنیان - قلماقنیان - اردابیگنیان
ہٹو بچو کرتی - جسولنیان خبردار ہی پکارتی - شاہزادے
تخت کا پایہ پکڑے - شاہزادیان - سلاطینون کی بیگماتین
نوکرین - چاکرین - لونڈیان - باندیان - شہر کی عورتین پیچھے ساتھ
ساتھ چلین - اس وقت کی بہار دیکھو کبھی ٹھٹی ٹھٹھی پھوار پڑتی ہے

کبھی پھنیاں پھنیاں برسنے لگتا ہے۔ آسمان پر کالی گھٹا گھنگھور گھمنڈ رہی ہے۔ زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور امنڈ رہی ہے۔ ادھر بادل کی گرج۔ بجلی کی چمک۔ ادھر گوٹے کی جھمک۔ جواہر کی دمک سے آنکھوں میں چکاچوندھی آتی ہے۔ نقیب ہی کی آواز قہر ڈھاتی ہے۔ محل میں گلیوں میں عورتوں کے غٹ کے غٹ چلے آتے ہیں۔ کوٹھوں پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں کہیں تل دھرنے کو جا نہیں۔ تھالی پھینکو تو سر ہی پر گرے جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھو۔ ایک چھت۔ پھر پٹیاں سی دکھائی دیتی ہیں اس تجمل اور کروفر سے درگاہ میں شام کو پنکھا چڑھا کر پھر سب باغ میں آئے۔ روشنی کی تیاری ہوئی۔ حوض کے چوگرد نہر کی پٹریوں پر دو رستہ بانسوں کے ٹھاٹھر میں لال کنول۔ ان میں وغیرہ روشن ہوئے چاروں طرف سے آگ سی لگ گئی۔ تواڑوں میں روشنی جیسے پھیلا کے حوض میں پھر رہے ہیں۔ درختوں میں قمقمے جگنو کی طرح چمک رہے ہیں۔ کہیں میں بادشاہزادی کا سانگ بن رہا ہے۔ کہیں ناچ رنگ ہو رہا ہے۔

رات اسی سیر و تماشے میں گزری۔ صبح کو سب اپنے اپنے

گھر گئے۔ لو میلہ ہو چکا۔

پھول والون کی سیر

دلّی سے سات کوس جنوب کی طرف مہرولی ایک گاؤن ہے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے اس سبب سے یہ گاؤن خواجہ صاحب یا قطب صاحب کہہ کے مشہور ہے بادشاہون کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے یہان موجود ہین اور امیرون نے بھی سیر کے واسطے یہان مکان بنائے ہین۔ برسات مین یہان عجب کیفیت ہوتی ہے اکبر شاہ بادشاہ ثانی کو یہان کی آب و ہوا موافق تھی اور سیر بہت پسند تھی۔ اس سبب سے برسات کے موسم مین یہان آکر رہتے تھے جس زمانے مین مرزا جہانگیر اکبر شاہ کے چاہیتے بیٹے نظر بند ہو کے الہ آباد بھیجے گئے تھے تو نواب ممتاز محل اُن کی والدہ نے یہ منت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھوٹ کر آئین گے تو حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولون کا چھپر کھٹ اور غلاف بڑی دھوم دھام سے چڑھاؤن گی۔

جب مرزا جہانگیر چھٹ کر آئے تو اُن کی والدہ نے اپنی منت پوری کی - غلاف اور پھولوں کا چھپر کھٹ اور چھپر کھٹ میں پھول والوں نے اپنا ایجاد ایک پھولوں کا پنکھا بھی بنا کر لٹکا دیا تھا - حضرت خواجہ صاحب کے مزار پہ چڑھایا اور بہت سا کھانا دانا فقیروں کو لٹایا - بادشاہ کی خوشی کے سبب سے سارے قلعہ کے لوگ اور شہر کی خلقت جمع ہوگئی - گویا ایک بڑا بھاری میلہ ہوگیا اکبر بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا - ہر برس ساون کے مہینے میں مقرر کر دیا - دو سو روپے پھول والوں کو پنکھے کی تیاری اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا تھا - بلکہ اب بھی ہوتا ہے - جس کا جی چاہے دیکھ لے - دیکھو مہینوں پہلے بادشاہ کے ہاں پنکھے کی تیاریاں ہو رہی ہیں رنگ برنگ کے جوڑے طرح طرح کے اُن پر مصالحے ٹک رہے ہیں - فراش - سپاہی اور سب کارخانوں کے لوگ خواجہ صاحب روانہ ہوئے دیوان خاص بادشاہی محل جھاڑ جھپوڑ کر فرش فروش - چلون - پردے لگا آراستہ کیا -

ایک دن پہلے محل کا تانتیا روانہ ہوا - خاصگی رتھوں میں تورے دار ہیں - تصدق ہیں سب کارخانے والیاں نوکریں چاکریں

لونڈیان باندیان ہین۔ فوجے سپاہی ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین خسریان رتھون کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور مانگتی جاتی ہین۔

اللہ خیرین ہی خیرین رہین گی۔ تیرے من کی مرادین ملین گی ملین گی سب تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے تیرے ٹہوے ہین پیسہ دھرا ہے دھرا ہے۔ تجھے موئے نوازے دیجا دیجا دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے چڑھی بڑھی بیگماتین اور شاہزادے نالکی اور عماریون مین ساتھ ہوئے۔ شہر کے باہر سواری آئی۔ جلوس ٹھہر گیا۔ سلامی اتار قلعہ کو رخصت ہوا۔ چھڑی سواری ہوادار یا سایہ دار تخت یا چھ گھوڑون کی بگھی مین خواجہ صاحب مین داخل ہوئے۔

دیکھو سنہری بگھی اوپر نالکی نما بنگلہ۔ اوپر چھجہ۔ ان پہ سنہری کلسیان ہین۔ کوچبان لال لال بانات کی کمریان۔ کھیندے وارگردان ٹوپیان کھلا تبوئی کام کی پہنے ہوئے۔ گھوڑون کی پیٹھ پہ بیٹھے ہانکتے جاتے ہین۔ آگے آگے سانڈنی سوار۔ پیچھے سوارون کا رسالہ۔ آبدار کھنڈا لئے۔ چوبدار عصا لئے گھوڑون پہ سوار بگھی کے ساتھ ساتھ اڑائے جاتے ہین۔ ابلو بادشاہی محل سے لے کر

تالاب اور جھرنہ اور امریون اور ناظر کے باغ تک تماشا ہو گیا جا بجا
سراپردے کھنچ گئے۔ سپاہی اور چوبدارون کے پہرے آ لگے۔ کیا
مقدور غیر مرد کے نام کا پتا بھی کہیں دکھائی دے جائے
محل کی جنگلی ڈیوڑھی سے بادشاہ ہوادار میں اور ملکہ زمانی تام
جھام میں اور سب ساتھ ساتھ سواری کے جھرنے پر آئے۔ بادشاہ
اور ملکہ زمانی بارہ دری میں بیٹھے۔ اور سب ادھر ادھر سیر کرنے
لگیں۔ کڑاہیاں چڑھ گئیں۔ پکوان ہونے لگے۔ امریون میں جھولے
پڑ گئے۔ سودے والیاں آ بیٹھیں۔ دیکھو کوئی حوض اور نہر کی
پٹریون پر تالاب تک پھرتی ہے۔ کوئی کیاریون میں بیٹھی کھڑی
کرتی ہے۔ کوئی آپس میں ہاتھ پکڑے ٹھمک چال چلی آتی
ہے۔ کوئی امریون میں جھولے پر بیٹھی گاتی ہے۔ جھولا کن ڈالو
رے امریاں۔ باگ اندھیرے تال کنارے۔ مورلا جھنگارے
بادر کارے برسن لاگیں بوندیں ننھیان ننھیان۔ جھولا کن ڈالو
رے امریاں۔ سب سکھی مل گئیں جھول جھلیاں۔ جھولا جھولی
دولہن شوق رنگ سیاں۔ جھولا کن ڈالو رے امریاں
ایلو ایک کھڑی ایک کو پاس نہیں آنے دیتی۔ [illegible]
بی دشمن۔ اے بی جان سن اچھی چادر پہلے جھٹ پٹ سے پھسلیں

وہ کہتی ہین بی ہوش ہین آؤ اپنے حواسون سے صدقہ دو - اپنی عقل
کے ناخون لو - کہین کسی کا ہاتھ منہ تڑواؤگی انا دوا سمجھانے لگین واری
کہین بیویان بادشاہزادیان کبھی پتھرون پر سے پھسلتی ہین - لونڈیون
باندیون کو پھسلواؤ آپ بیٹھی دیکھو - چلو بی ہین تمہارے پہلا پتھرون
ہین نہین آتی - تم یون ہی چھیڑ دلاسے کیا کرتی ہو - نہین نہین ہم تو
آپ ہی پھسلین گے - اچھا تم نہین مانتین تو دیکھو ہین حضور سے جا کر
عرض کرتی ہون - دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ چپکی ہو بیٹھین -

وہ جھوم جھوم بادلون کا آنا اور بجلی کا کوندنا - مینھ کی چھم چھم پانی
کا شور ہوا کی سائین سائین کوئل کی کوک پپیہے کی آواز - مور کی جھنکار
گانے کی للکار عجب بہار دکھا رہی ہے - پہاڑون پر سبزہ لہلہا رہا ہے
رنگین کپڑون سے لائٹنا فرمان کھل رہا ہے - پتھر سے رنگ رنگ کے
سے رنگین پانی بہہ رہا ہے - آم کا پیڑ آگے ہو رہا ہے جا بجا مینھ ٹپا ٹپ
گر رہے ہین - دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہین - لو شام ہوئی -
جسولنی نے آواز دی خبردار ہوا بادشاہ سوار ہوئے - ابلو دہ
سب بچے کچے چپکے چپکے سواری کے ساتھ ہو لین - لڑکین جا کرین
کہیں ری شہری سب شب نان چھپے کھو ٹٹو کرتی ہوئین -

لو اب چندرہ دن تک اسی طرح روز جھرنے و ... الا سہلا ...

پھولدار گلبر ہے - ہنڈیان - دیوار گیریان - آئینے جھاڑ فانوس
لگے ہوئے ہین - تھی تھی ناچ ہو رہا ہے - دیگین کھڑک رہی ہین
بریانی بنتی ہین - قورمہ پک رہا ہے - قہقہے چھچے اڑ رہے ہین کہین
خیمے ایک چوبے دو چوبے پنچوبے - راوٹیان کھڑی - ہین
آپس مین بیٹھے کھلی ٹھٹھے مذاق کر رہے ہین - ناچ رنگ ہو رہا
ہے - پراٹھے - دودھ - پھینیان اڑ رہی ہین - کہین پوری
کچوری - لڈو - برفی کی چکھوتیان ہو رہی ہین - کوئی دہی بڑون
کے چٹخارے لے رہا ہے - کوئی بیچارہ بیٹھا تندور کی آس
تاک رہا ہے - کوئی بھرنے مین دھما دھم کود رہا ہے - کوئی پھسلنے
تھپڑ پر پھسل رہا ہے - کہین پہلوانون کے کمالیے ہو رہے
دادون پیچ
ہین - کوئی امریون مین جھولے پر کھڑا پینگ چڑھا رہا ہے - سودے
والے آواز لگا رہے ہین - کالی ہی جو نرالی جامنین ہین نون
والی ہی سے نمکین - نون کے بتاشے لو - پاپل والا ہی ہے لڈو سے
بھرنے کا بتاشا ہی گول ہے ایک لا ہے مصری کا [illegible] بھری ڈالی
کے سنگھاڑے ہین تلاؤ کے ہرے ڈوبے - چا [illegible]
[illegible] ہین [illegible] - [illegible]
[illegible] کی کھرچن ہے - پانچون کپڑے ہی [illegible] ہین - کوئی [illegible]

پکار رہا ہے - پیاسوں سبیل ہے مولی کے نام کی - کوئی کہتا ہے
تیرے کر پاس ہے تو دیجا نہین پی جا راہ مولی - کگڑوالے حقہ پلاتے
پھرتے ہین - ہیجڑے دکانون پر چھلا دے مور سے تا ہین گاتے
اور مانگتے پھرتے ہین - نوتنگی والے گا رہے ہین ہم پردیسی
یاد سے چورین کیو بسرام - بھور بھئے اٹھ جاین گے بسے تمہارو
گام - ہم پردیسی رے کہ جا نبا ہم پردیسی رے - بداری کے
تماشے - یہان چھل بٹے ہو رہے ہین - شہد سے امیرون
کے مکانون کے نیچے شور مچا رہے ہین - مبنوا آزاد جسے (فقیر بےپروا)
رسول شاہی چار ابرو کی صفائی کئے ہوئے - اپنی اپنی سدا کہہ
رہے ہین - کچھ راہ خدا دیجا تیرا بھلا ہوگا - بھلا کر بھلا ہوگا
سودا کر نفع ہوگا - غنیمت جان لے بابا جو دم ہے اللہ ہی اللہ
ہے - کیا خوب سودا نقد ہے - اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے
رام رام کرے پنچھی - یہ کایا نہین پاوے گا - کنکر چن چن محل بنایا
سو بیکو کہے گھر میرا رے - نا گھر میرا نا گھر تیرا چڑیون رین بسیرا (بیوقوف)
رے - رام رام کرے اچھے نبد سے یہ کایا نہین پاوے گا - پانی
اوڑھنا پانی بچھونا پانی کا سرہانا رے - پانی کا کلبب پنا
اس مین کلبب سمایا رے - رام رام کرے اچھے نبد سے یہ کایا (قالب)

کپڑ نہیں پاوے گا۔ کہیں حسینی پہرین چادر بچھائے کھڑے
کہہ رہے ہیں۔ عزیزو حق تعالے لکھ دیا ہے۔ شرف جس نے
پیمبر کو دیا ہے۔

لو اب تیسرا پہر ہوا۔ آدھر شاہزادوں کی سواری۔ ادھر
پنکھے کی تیاری ہونے لگی۔ شہر کے رئیس اور امیر و غریب
اچھے اچھے رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر نئی سج دھج نرالی
انوٹ انوکھی وضع سے اپنے اپنے گھروں برآمدوں چھجوں کوٹھوں
چبوتروں پر آ بیٹھے۔

اہا وہ پہلے آتشباز قلعی گر د و نزدوں کے پنکھے نفیری
بجتی ہوئی امیروں کے مکانوں کے نیچے ٹھہرتے ٹھیراتے
انعام لیتے لواتے چلے آتے ہیں۔

اہا ہا دیکھنا وہ پھول والوں کے پنکھے کس دھوم سے آئے
کیا بہار کے پنکھے ہیں۔ آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں سہرے
چھوٹے تختے [illegible] گیا ہے [illegible]
[illegible] ساون آ پہونچی۔ نفیری [illegible]
گاتے [illegible] چلے آتے ہیں۔ پیچھے
شاہزادے ہاتھیوں پر سوار۔ آگے سے پا پیادوں

کی قطار تاشے مرفہ بجاتے ہوئے پیچھے خواصی مین مختار بیٹھے
مورچھل کرتے ہوئے نقیب چوبدار پکارتے ہوئے صاحب
عالم پناہ چلے آتے ہین - ان کے پیچھے اور امیر امرا کے ہاتھی
چلے آتے ہین دیکھو رستے مین کیسے سے کھوا اچھلتا ہے -
آدمی پر آدمی گرتا ہے - کوٹھے پیچھے مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے
پڑتے ہین - وہ میٹھی میٹھی پھوار - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ
نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے - وہ سہانا سہانا جنگل
اور وہ آدمیون کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے - اس ہو ہم
دہام سے شام کو بادشاہی تجاون کے پیچھے پہنچے آئے شاہزادے
ہاتھی پر سے اتر کے اپنے ڈیرون پر آ بیٹھے - اور سب پیدل
ہو گئے - حضور جلو خانون مین اوپر بیٹھے ہین -

اب نفیری والون کی سیر دیکھو کیسی جان توڑ توڑ کر
نفیری بجا رہے ہین - تو جے اوپر سے چپا تین ان کی
جھولیون مین روپے پھینک رہے ہین - انعام سے
لے کر رخصت ہوئے - پنکھے درگاہ مین جا کر چڑھا دیے
رات کو [illegible] طرح طرح رنگ کی محفلین ہوئین - ڈھولک - ستار
طنبورہ - طبلہ - کھڑکتا رہا - صبح کو سونے چاندی کے پنکھے

انگوٹھیان۔ اِکّے۔ لونگے۔ پونچھون کے نیچے۔ موتیون کے
ہار۔ انگوٹھیان۔ شیشون کے ہار۔ اور لال۔ سبز۔ زرد۔ اودے رنگ
پیچ رنگے سوت کے ڈورے۔ پنکھیان۔ پراٹھے۔ پنیر کھویا
یہان کی سوغاتین سے لواچلنا شروع کیا۔ شام تک سب
میلا بھری ہوگیا۔

بادشاہ ساری برسات یہین گزارین گے۔ سیر و شکار
کل سلطنت کے کاروبار سرانجام ہوتے رہین گے۔

دیکھو جو بیگماتین سیر مین نہین آئین انھون نے اپنے
چھوٹون کو قلاقند۔ موتی پاک۔ لڈو کی ہنڈیان آٹے سے
منہ بند کرکے چھپیان لگا اور بٹوون مین اشرفیان روپے
ڈال۔ چوبدارون اور خواصون کے ساتھ بہنگیون مین بھیجین
سب نے پانچ پانچ۔ چار چار۔ دو دو روپے چوبدار اور خواصون
کو انعام کے دیے۔ اور اُن کے لئے سوغاتین یہان سے بھیجین
لو صاحب پھول والون کی سیر ہوچکی۔

بادشاہ کا جنازہ

قدیم سے یہ بات مشہور ہے کہ جب کوئی بادشاہ مرجاتا تھا تو اُس کے مرنے کی

خبر مشہور نہیں کرتے تھے۔ یہ کہہ دیتے تھے کہ آج کچھی کا کپا لنڈھ گیا
نہلا دھلا کفنا کر چھپ چھپاتے قلعہ کے تلاقی دروازے سے اس کا
جنازہ دفن کرنے بھیج دیتے تھے۔ نوبت نقارے الٹے اور گھڑیاں
چوکھٹوں پر سے اتار دیتے تھے۔ سب راگ رنگ خوشی کی موقوف
ہو جاتی تھیں۔ دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی شادیانے
بجنے لگے۔ سلامی کی توپیں چلنے لگیں۔ بعضے یہ بھی کہتے ہیں کہ
بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لا کے رکھتے تھے۔
دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تھا اس کے منہ پر پاؤں رکھ کر تخت
پر بیٹھتا تھا۔ اکبر بادشاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف
ہو گئی تھی۔

ولیعہد کا جنازہ

دیکھو نالکی میں شاہزادے کا صندوق ہے۔ سر سے پاؤں تک
تمامی نالکی پٹی ہوئی ہے۔ بیٹے پوتے امیر امرا نالکی کے ساتھ
ساتھ ہیں، منہ پر رومال رکھے۔ آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہاتے اس
غم کی حالت میں ادب سے چلے جاتے ہیں۔ دیکھنے والوں کے
دل بھر آتے ہیں۔ کلیجے منہ کو آتے ہیں۔ آگے آگے خاصے
گھوڑے سپاہیوں کے تمن الٹی بندوقیں کندھوں پر رکھے

تاشے مرفہ اٹھا کیے پیچھے ہاتھی - ہاتھیون پر شیر مالیین - روپے اٹھنیان چونیان - دوانیان اور ٹکے خیرات کے رکھے ہوئے چلے آتے ہین - سارے شہر کی خلقت دیکھنے کو امنڈی چلی آتی ہے - عورت و مرد بے اختیار دھاڑین مار مار کر روتے ہین - جامع مسجد مین جنازہ آیا - حوض پر جنازے کی نالکی رکھی گئی ہزارون آدمی جمع ہو گئے - سب نے جنازے کی نماز پڑھی - وہان سے شہر کے باہر جنازہ آیا - سب جلوس رخصت ہوا خاص خاص لوگ جنازے کے ساتھ گئے - حضرت خواجہ صاحب کی درگاہ مین جنازہ دفن کیا شیر مالیین - اٹھنیان چونیان دوانیان اور ٹکے محتاجون کو بانٹے خادمون کو روپے دیے فاتحہ پڑھی - قبر پر دوشالہ ڈالا - ایک حافظ قرآن شریف پڑھنے کو - ایک پہرہ حفاظت کو مقرر کر کے سب رخصت ہوئے - بادشاہ کے ہان سے برداشت اور حاضری کا معمول مرحمت ہوا -

پھول

دیکھو دوسرے یا تیسرے دن صبح کو پھولون کی تیاری ہوئی - اسی سے اچھا کھانا پک رہا ہے - ڈھیر سے الائچی دانے آئے -

سب لوگ جمع ہوئے - ایک ایک سیپارہ قرآن شریف کا
سب نے پڑھ کے سارا قرآن پورا کیا - الایچی دانوں کے ایک ایک
دانے پر سے ملکے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھا - پھر ختم ہوا قرآن شریف اور
کلموں کا ثواب مرحوم کی ارواح کو بخشا - الایچی دانے سب کو بٹ گئے
بہت سا کھانا اور جوڑہ دوشالہ اللہ کے نام دیا - اپنے اپنے مقدور
کے عزیز و اقرباؤں نے حاضری کے روپے دیئے - دسترخوان بچھا
سب نے کھانا کھایا - رخصت ہوئے -

اندر محل میں بادشاہ آئے - بہو - بیٹیوں - داماد - بیٹیوں
کو سوگ اتروانے کے دوشالے - بیویوں کو نذر سامنے مرحمت
فرمائے - اس وقت کا کہرام دیکھو - کلیجا پھٹا جاتا ہے - سب [illegible]
رونے کو جی چاہتا ہے - ہائے ان کی سب امیدیں خاک میں مل
گئیں - ساری حسرتیں دل کی دل ہی میں رہ گئیں - حضور بھی
آبدیدہ ہوئے - اور بہت تسلی و تشفی کی - اور فرمایا اماں صبر
صبر کرو - رونے پیٹنے سے کچھ حاصل نہیں - تقدیر الٰہی میں کسی
کو دم مارنے کی جائے نہیں - صبر کے سوا یہاں اور کچھ علاج نہیں
نویں دن دسویں کی فاتحہ - انیسویں دن بیسویں کی فاتحہ ہوئی [illegible]
جوڑا دوشالے میت اور بہت سی باقرخانیاں اور [illegible] کی [illegible]

اللہ کے نام دین اور دو دو باقرخانیاں ایک ایک میٹھے کی طشتری سب کو نام بنام تقسیم ہوئیں - آٹھ سات دن پہلے بانس کی کھپچیوں کی کھانچیوں میں سات سات طرح کی مٹھائیاں طشتریوں میں لگا سجے سجے چھپے ہوئے لال جھنی کے کنے کس تورے پوش ڈال کھینگیوں میں لگا لگا کے چوبداروں کے ہاتھ نام بنام سب کے ہاں پہنچیں جب کھانچیاں بٹ چکیں - چالیسویں کی تاریخ مقرر کر کے سفید کاغذ پر رقعے لکھوا کنبے میں بھیجے - میر عمارت کو قبر کی تیاری کا حکم ہوا - آنے سے پہلے قبر کا کڑا کھلوایا - گلاب کیوڑے کے شیشے - اور عطر اندر ڈالکر اوپر پکی قبر بنوا - اوپر سنگ مرمر کا تعویذ کٹہرا فرش لگا کے قبر تیار کر دی - انتالیسویں دن رات کو بہت سا کھانا پکا سب کنبے کے لوگ اکٹھے ہوئے - دیکھو جس جا سے انتقال ہوا وہاں ایک کھانے کا تورہ - اور جوڑہ - دوشالہ جانماز تسبیح - مسواک - کنگھا - جوتی کشتی میں لگا کے اور تانبے کے برتن غوری - رکابی - طشتری - قفلی بادیہ - کٹورہ - سلفچی - پتیلا - پتیلی - لگن - لگنی - سینی - چمچہ کفگیر - کٹوری - سرپوش - چلمچی - آفتابہ - پیندانی وغیرہ رکھے گئے اور دو لال سبز طوغین - سوا من چربی کی سرہانے روشن ہوئیں - رات بھر رونا پیٹنا رہا - صبح کو سب قبر پر آئے - کنجاہی شامیانہ چاندی

کی چوبون پر قبر کے اوپر کھڑا ہوا - اُس کے گرد پھولون کا چپرکھٹ بنا - بیچ مین کمخاب کا قبرپوش پھولون کی چادر ڈالی - سرہانے کھانے کا تورہ اور برتن رکھے - وہان اگر روشن ہوا - جوڑہ قبر کو پہنایا پائنتی جوتی رکھی - زنانہ ہوا - بیگمات آئین خوب روئین پیٹین - باہر ختم ہوا - الائچی والے ختم کے سب کو بٹے پھر قوالی ہوئی - قوالی کے بعد سب نے کھانا کھایا - اللہ کے نام بٹوایا تیسرے پہر کے پھیر ختم ہوا - وہ تورہ جوڑہ برتن وغیرہ سب خادمون کو دئے - اپنے گھر آئے - سہ ماہی چھ ماہی کی فاتحہ دہم دسوین بیسوین کی طرح ہوئین - برسی کی فاتحہ مین تورہ جوڑہ برتن وغیرہ مرنے کی جاسے نہین رکھے گئے - اور نہ وہ طعام روشن ہوئین باقی سب بیسوین کی طرح ہوئین - پہلے سال جو مرنے کی فاتحہ ہوتی ہے اسے برسی کہتے ہین - اُس کے بعد پھر جو ہر سال برسی کے دن فاتحہ ہوگی وہ دیسہ کہلاتا ہے - بزرگون اور بادشاہون کے دیسے کو عرس کہتے ہین -

عالی جناب معلّی القاب صاحب عالم و عالمیان شاہزادہ میرزا محمد سلیمان شاہ صاحب گورگانی سرپرست خاندان تیموریہ

مین نے اس کتاب موسوم بہ بزم آخر کو جس مین ہمارے دو آخری بزرگون کا طریق معاشرت لکھا ہے ملاحظہ کیا۔ چونکہ یہہ کتاب ہمارے قدیم متوسل منشی فیض الدین نے جو قلعہ مین پرورش پاکر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب عالم بہادر اپنے حضرت والد مغفور کی خدمت مین ہمیشہ حاضر رہے لکھی ہے۔ اس لیے مین تصدیق کرتا ہون کہ جو کچھہ اس مین لکھا گیا ہے وہ ٹھیک اور درست ہے۔ مؤلف نے صاحب مطبع ارمغان دہلی واقع ترکمان دروازہ کی فرمائش سے اس

کتاب کو لکھا اور نہایت دلچسپی کے ساتھ لکھا +

دستخط خاص شاہزادہ صاحب موصوف الصدر
پانزدہم جنوری ۱۸۸۵ء

صد پارہ دل (یعنی) تذکرۂ مشاہیر عالم

مؤلفہ نامور مورخ مولوی عبد الحلیم صاحب شرر جس مین حسب ذیل سوانح عمریان درج ہین قیمت عہ خلیفہ ناصر الدین اللہ۔ زبیر ابن عوام۔ عبد اللہ ابن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط۔ مانی۔ جالینوس۔ سامرین۔ اعز الدین حسین حاتم طائی۔ والبصی۔ جبلہ بن ایہم۔ محمد بن تومرت المہدی المغربی۔ ابو عثمان سعید بن مسجح۔ سباتائی سیوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ سب کے جدا جدا حالات درج ہین

ایضاً جلد دوم

جس مین حسب ذیل سوانح عمریان درج ہین قیمت عہ دونون جلدون کے یکمشت خریدار کو محصول کی رعایت۔ ابو الاسود دولی۔ احمد بن طولون ابو الضحاک۔ عمرو بن معدی کرب زبیدی۔ نابغہ زبیانی۔ اسکندر اعظم سمسون۔ ابن قراقر شلمغانی۔ الحکم المستنصر۔ محمد ابو عبد اللہ الزقیر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج۔ دمشقی ہوس۔ مسجد ایا صوفیہ۔ مسجد اقصیٰ۔ صلیبی جہاد۔

ازواج النبی صلعم جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہین اور مخالفین اسلام کے مدلل جواب قیمت ۱۰/

المشتہر۔ شیخ نظیر حسین مالک مطبع رحمانی۔ دہلی۔ محلہ کڑھیا بازار جامع مسجد

مخدرات مشاہیر عالم

مؤلفہ مولوی عبد الحلیم صاحب شرر جس مین حسب ذیل نامور اور ممتاز خاتونان ارض کے مشرح و مفصل حالات زندگی جن مین بعض اسلام کے پہلے کی خاتونین ہین اور کچھ اسلام کے بعد کی لکھے ہین - سمی رامس ملکہ بابل - ہند بنت نعمان لیلائے اخیلیہ - شہدہ کاتبہ - زلیخا ملکہ مصر - ملکہ سجاح - ام سلمہ زوجہ سفاح قطر الندی - بلقیس ملکہ سبا - اولغا ملکہ روس - علیہ بنت مہدی - [illegible] بنت القیم - ملکہ استیر اسرائیلیہ - کیتھرائن ملکہ روس اول - زبیدہ خاتون ام ہانی مریم - قلوپطرہ - مادام ڈی اسٹائل - ام الخیر رابعہ بصریہ - فاطمہ فقیہا ملکہ زبا - ام ابان - رابعہ شامیہ - فاطمہ نیشاپوریہ - ملکہ زنوبیہ - نوار زوجہ فرزدق منصفہ - محجبہ - زبیدہ - ہلینہ - جون آف آرک - ام علی تقیہ -

ایضاً جلد دوم

[illegible]

جس مین حسب ذیل سوانح عمریان درج ہین - ویدون ملکہ سوریہ - بہال ایلین راحیل - ماریہ دولان فلپون - عاتکہ بنت معاویہ - تذکار بائی خاتون ارشاد فریدہ عفرا - عائشہ بنت طلحہ - ہاپیشیا - خرقاد - ندیا بنت الفرق علمی خنفیا - ظریفہ بنت صفوان - ام حکیم بنت قارظ -

المشتہر شیخ نظیر حسین مالک مطبع رحمانی دہلی محلہ گڑھیا بازار جامع مسجد